اور وہ گار رہتا - جس تخم کو اوہنون نے بویا تھا، وہ برف کے نیچے دبا رہا ، اور اکثر یہ بھی ہوا ہے، کہ اوسکے موسم بہار کے قبل ہی، اوسکا کسان قبر مین جاکر سو رہا + آدم اسمتھ صاحب نے تمدن اور معاشرت مین جو کتابین لکھی تھین، اونکے زمانہ مین کسی نے دیکھا تک نہین - ستر برس تک وہ کتابین جیون کی تیون پڑی رہین - اوسکے بعد، لوگ اوس سے فی الجملہ نفع اوٹھانے لگے - چنانچہ اس اونیسوین صدی مین بھی، اون کتابون کی قدر جیسی چاہیے، نہ ہوئی اور جو جو اون کتابون سے نفع پا سکتے تھے لوگون نے نہین پایا -

مایوس اور نا امید ہو جانا - ایک ایسی بلا ہے، کہ خدا اس سے ہر انسان کو اپنی پناہ مین رکھے - ! اس سے بھلا چنگا انسان، مٹی مین مل جاتا ہے - امیدون کی مثال، آفتاب کی سی ہے - جو شخص، ان کی طرف رخ کرتا ہے اوسکی مصیبتین، سایہ کیطرح اوسکے سامنے سے ٹل جاتی ہین + "کیونکر کام کرون، اور کسطرح خوش ہون"، "دنیا نہایت خراب جگہ ہے"، ایسے

+ آدم اسمتھ صاحب - اسکاٹلینڈ کا مشہور حکیم تھا - اسکی تصنیف "سیاست مدن" ماہرین نے مقبول ہے - کالج - کی ایک زمانہ تک پروفیسری کی تھی ۱۷۲۳ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۷۹۰ء مین مرگیا -

ایسے جلے، اونھین کی زبانون سے نکلتے ہین جنکی امیدین معدوم ہوگئین۔
جنھون نے، اپنے کو آپ اپنے ہاتھون تباہ کر ڈالا ہے۔

ڈاکٹر ٹرنیگ † صاحب، ایک بڑے حکیم گذرے ہین۔ انکا یہ مقولہ تھا کہ جس
کام کو ایک انسان کرسکتا ہے اوسکو دوسرا بھی ضرور کرسکتا ہے۔ ایک دفعہ
صاحب موصوف، گھوڑے پر سوار کہین چلے جاتے تھے اور مسٹر ‡ ہاربسلی
صاحب انکے ہمراہ تھے۔ ایک نالا، ان دونون صاحبون کی راہ مین حائل
ہوگیا۔ ہاربسلی صاحب جو گھوڑے کی سواری اچھی طرح جانتے تھے۔ ایڑ
مارتے ہی، اوس کنارہ تھے۔ نیگ صاحب نے بھی کوشش کی لیکن گھوڑے
پر سے گر پڑے، چوٹ کھائی۔ چاہئے تھا کہ وہ اس سے ہمت ہار جاتے
سو نہین۔ پھر فوراً گھوڑے پر سوار ہوئے اور نالے کو پھاند جانا چاہا لیکن

† ڈاکٹر ٹرنیگ صاحب۔ انگلستان کا مشہور حکیم تھا فن طبابت مین، ڈاکٹری کا خطاب حاصل کیا
تھا ملک جرمنی کے کالجون مین تحصیل علم کی تھی اسنے کئی کتابین بھی تصنیف کی ہین۔
سنہ ۱۷۵۸ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۲۹ء مین مرگیا

‡ مسٹر ہاربسلی صاحب۔ اسکاٹلینڈ کے پادری تھے دین عیسوی مین ایک نئے فرقہ
کے موجب گذرے ہین۔ فن مباحثہ مین کمال رکھتے تھے۔ برسون اوس
ملک کی مقامون مین وعظ کہتے پھرے اور آخر ۱۷۹۰ء مین رحلت کر گئے۔

پھر بھی گرے + اسپر بھی اونھون نے ہمت نہ ہاری اور تیسری بار پھاند گئے
لوگون کو یہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوگی لیکن انہین چھوٹی چھوٹی
باتون سے انسان کے اندرونی چال و چلن کی کیفیت کھل پڑتی ہے

† اڈوبن صاحب مصور لکھتے ہین کہ مین نے کئی سال کی محنت مین یہ
عمدہ تصویرین بنائین + اور اونہین ایک بکس مین بند کر کے اپنے
ایک دوست کے حوالے کر دیا اور خود سفر کو چلا گیا چلتے وقت مین نے اپنے اوس
دوست پر اوسکی حفاظت کی بڑی تاکید کی تھی جب مین سفر سے واپس آیا اور اوس
بکس کو اون سے لیکر دیکھا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک چوہے نے اون کل
تصویرون کو کاٹ کھایا ہے اور اوس صندوق مین اپنے بچون کو رکھنے
کے لیے گھر بنایا ہے یہہ ایک ایسا حادثہ ہوا کہ پہلے تو مین متردد ہوا لیکن
پھر دل مین سوچا کہ آخر ہوا کیا؟ مین اوس سے کہین عمدہ تصویرین بنا لونگا
چنانچہ مین بخوشی اوس سے درگذرا اور پھر اپنے

† اڈوبن صاحب - امریکا کے مشہور مصور اور علم طیور سے پورے واقف تھے - یہہ دو بار انگلستان بھی گئے اور ہر جگہہ انکی قدر اور منزلت بھی ہوئی - اونکی کتاب طیور کے حالات مین بہت بڑی ہے اور ایسی ہے کہ کبھی پہلے لکھی نہ گئی ہوگی ۱۷۸۰ع مین پیدا ہوے اور ۱۸۵۱ع مین شہر نیویارک مین مرگئے —

کام مین مشغول ہوا اور خدا کے فضل سے اوس سے بھی عمدہ تصویرین بنالین. جس کسیکو ایسا واقع پیش آیا ہوگا وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہہ کتنی بڑی بات تھی اور صاحب موصوف نے کیسی ہمت اور دلیری کو راہ دی اور حقیقتاً وہ کیسے صابر اور نیکدل تھے -

٭ کارلائیل صاحب انگلستان کے نامی مورخ اور حکیم نے بڑی جانفشانی سے ایک کتاب تصنیف کی اور اوس کتاب کا نام "فرانس کی بغاوت" رکھا اس کتاب کا ایک حصہ چھپ چکا تھا اور دوسرا حصہ چھپنے کو باقی تھا اس مسودہ کو اونکے ایک دوست اون سے لے گئے اور لیجا کر اپنے گھر مین کھڑکی پر رکھدیا انکے گھر کی ایک نئی ماما نے دیکھا - اور اوسے پڑا دیکھکر سمجھا کہ ردی کاغذ ہے جلادیا جب یہ خبر کارلائیل صاحب کو پہونچی تو پہلے تو وہ سناٹے

٭ کارلائیل انگلستان کا مشہور حکیم اور مورخ جسکی تصانیف کا اثر انگلستان پر اتنا ہوا کہ کسی مصنف سابق کا نہ ہوا تھا - اسکی عبارت اسکے مضامین عجیب نرالے طرز کے ہین - ملک اسکاٹلینڈ مین ۱۷۹۵ء مین پیدا ہوا اور کئی مہینے ہوئے کہ قضا کی - ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند کوئین وکٹوریا کی جب اس مصنف نے ملاقات کی تو اس طرح باتین کین کہ جسطرح کوئی آدمی کسی عام شخص سے باتین کرتا ہو مگر ہماری ملکہ کو اسکا رنج نہ ہوا بلکہ خوش ہوئین - اس شخص کی سوانح عمری لکھی جاری

مین آگئے لیکن باستقلال تمام۔ پھر اپنے کام مین مشغول ہوگئے۔ چنانچہ اوس دوسرے حصہ کو نئے سرے سے تمام ہی کر چھوڑا + اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ناحق غصہ ہوکر پریشانی مین اولجھا رہتا اور اوس سے وہ کتاب کبھی تمام نہ ہوئی +

دنیا مین جن آدمیون نے نئی نئی چیزین نکالی ہین اونکی سوانح عمری پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت مستقل مزاج اور محنتی تھے

† اسٹیفن سن صاحب نے جب [illegible] برس تک لگاتار محنت کی تب ریل کی کل کو اس حالت تک پہونچایا کہ وہ لوہے کی سڑک پر چلنے لگی

† جیمس واٹ ریل کی کل کو تکمیل پر پہونچانے کے لئے تیس برس تک محنت کرتے رہے + سر والٹر اسکوٹ صاحب نے اپنی کتابین تصنیف کی ہین کہ آدمی انہین برسون پڑہا کرے تب بھی تمام نہون۔ یہہ

† اسٹیفن سن صاحب انگلستان بلکہ سارے جہان کے ہیجواہون مین درجہ اعلیٰ کا بہی خواہ اور ایک انجینیر صاحب کی کوششون سے انگلستان مین ریل گاڑی جاری ہوئی ہے اسکو ابتدا مین بہت مزاحمتین پیش آئین لیکن یہہ سب پر فتحیاب ہوا اور سنہ ۱۸۱۴ء مین اسنے ریل گاڑی جاری ہی کردی اس تجارت سے اسکو آخرش بہت نفع ہوا سنہ ۱۷۸۱ء مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۴۸ء مین مرگیا

† جیمس واٹ صاحب۔ انگلستان کا مشہور شخص اور علم جر ثقیل مین ماہر تھا اسی کی کوشش اور سعی سے انجن اس قابل ہوا کہ ریل گاڑی کھینچے سنہ ۱۷۳۶ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۱۹ء مین مرگیا

نگرانی کا کام کرتے تھے - آفس کے معمولی وقت برابر وہ نہین آفس جاتا - صرف
صبح کو، جتنی فرصت ملتی تھی، اوسمین وہ کتابین تصنیف کرتے تھے، آفس
مین، ان کو فی صفحہ دو آنے ملتے تھے - یہہ روزانہ ایک سو بیس (۱۲۰) صفحے
نقل کرتے اور پندرہ روپیہ روزانہ پیدا کرتے تھے + ان کا یہہ معمول تھا کہ
جب کسی دوست کا خط آتا، تو اوسکا جواب فوراً روانہ کرتے، ہرگز دیر نہ کرتے
اسکاٹ* صاحب نے اگرچہ بہت بڑی لیاقت حاصل کی تھی، لیکن اسپر بھی وہ
اکثر کہا کرتے، کہ مین اپنی جہالت سے بہت پریشان ہون، اونکا یہہ جملہ کچھہ
جھوٹا اور معمولی انکسار کا جملہ نہ تھا - جن لوگون کو اچھی لیاقت ہوتی ہے اونکو
فی الحقیقت ایساہی معلوم ہوتا ہے + ڈری نٹی کالج کے نامی پروفیسر کے
پاس، جب اوسکے شاگردون نے جاکر کہا کہ - خدا کے فضل سے ہملوگون کا
پڑھنا، اختتام کو پہونچگیا + تو پروفیسر نے کہا کہ - بھائی تم لوگون کی تحصیل ختم
ہوگئی ہو تو ہوگئی ہو، لیکن میری تحصیل تو ابھی شروع ہی ہوئی ہے -
سقراط† کا یہہ قول تھا کہ مجھے اتنے دنون مین صرف یہی ایک بات معلوم ہوئی ہے

* سر والٹر اسکاٹ صاحب - اسکاٹلینڈ کا مشہور مصنف اور شاعر تہا - اس شخص کے ناول مشہور زمانہ ہین - سنہ ۱۷۷۱ء مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا +

† سقراط یونان کا مشہور حکیم تہا اس شخص کی فلسفہ نے یونان کی فلسفہ کی کیفیت ہی بدلدی شہر ایتھنس مین ولادت مسیح سے ۴۶۹ برس قبل پیدا ہوا تھا اور ولادت مسیح سے ۳۹۹ برس قبل مرگیا

وہ یہہ ہے کہ وے مین نے ابھی تک کچھ بھی معلوم نہین کیا"+ سر اسحاق نیوٹن
نے کہا کہ "مین ابھی تک علم کے سمندر کے کنارے صرف کنکریان چن رہا ہون"

غرض انسان کو غرور محض بیوقوفی اور جہالت سے ہوتا ہے جان بریٹن
جنہون نے عمارت کے علم مین، بہت سی عمدہ کتابین تصنیف کی ہین بہت
ہی محنتی آدمی تھے+ یہہ شخص ولٹ مور کے ایک بہت ہی ادنی جھونپڑے
مین پیدا ہوے تھے- انکے باپ نان بائی کا کام کرتے تہے- کارخانہ مین گھاٹا
پڑنے کی وجہ سے، اونکے دل پر کچھہ ایسا صدمہ ہوا کہ دیوانہ ہوگئے یہانتک
کہ چند روز بعد قضا کی+ ان کے مرنے پر جان بریٹن صاحب کے چچا نے
انکی پرورش کا بار اوٹھایا- لڑکپن مین انہون نے کچھہ بھی نہ پڑھا- صحبت بھی
اچھی نملی- ہوش سنبھالتے ہی- انہین انکے چچا نے بوتل مین کاگ بھرنے کے کام
مین لگادیا- جب انکا چچا بیمار ہوگیا اور انکی پرداخت نہ کرسکا، تو صرف بائیس
روپے، انکے حوالہ کرکے، اپنے گھر سے نکالدیا- سات برس تک یہہ یون ہی بھٹکتے
پھرے- صدہا قسم کی مصیبتین جھیلین- لیکن اون مصیبتون مین اونہون نے
پڑھنے کا شغل ترک نہ کیا+ چنانچہ وہ خود لکھتے ہین کہ "مین جس مکان مین رہتا تھا
وہ نہایت تاریک تھا اور مجکو ماہواری ڈہائی آنے، اوسکے کرایہ کے دینے پڑتے
تھے- مین پلنگ پر لیٹا لیٹا، کتابین پڑہا کرتا- اتنی وسعت نہ تھی کہ آگ روشن کرتا
اور اوسکی گرمی مین آرام سے کتابین پڑہتا"+ یہہ پاپیادہ باتھ شہر تشریف

لے گئے' اور بورا باندھنے کے کام پر نوکر ہوئے' لیکن تھوڑے دنون بعد یہہ
نوکری بھی چھوٹ گئی اور پورے مفلس گدا بن گئے۔ نہ پاؤن مین جوتی اور نہ
بدن مین کرتا + چند روز کے بعد پھر انھین' لندن کے ایک تہہ خانہ مین'
بورا باندھنے کا کام ہاتھہ لگا۔ انکو سات بجے صبح سے گیارہ بجے رات تک برابر
تہہ خانہ مین کام کرنا پڑتا' جسکا نتیجہ یہ ہوا' کہ آخر انکی صحت مین خلل آگیا' غرض
کام چھوڑ دینا پڑا + چند روز کے بعد' یہہ ایک اٹرنی کے یہان' سات روپیہ
ہفتہ واری پر کرانی مقرر ہوے + لیکن واہ رے تیرا دل' کہ ایسی ایسی
مصیبتون مین بھی' لکھنے کی مشق کبھی نہ چھوڑی تھی !!! + اس نوکری کے ملجانے سے
انکو کچھہ فرصت بھی ملنے لگی' اب انہون نے کتابون کا مطالعہ بھی شروع کیا
اور بہت عمدہ لیاقت بھی حاصل کر لی۔ تھوڑے ہی دنون کے بعد دوسرے
اوفس مین' دس روپیہ ہفتہ داری پر نوکر ہو گئے۔ جب انکی عمر اٹھائیس برس
کی تھی۔ اوسوقت ایک کتاب' احوالات پیر پرو' نام تصنیف کی اور
اس زمانہ سے لیکر' پچپن برس کی عمر تک' برابر کتابین تصنیف کرتے رہے +
انکی تصانیف کی تعداد' قریب ۸۰ کتابون کے ہے۔
انکی ایک کتاب جسمین انگلستان کی پرانی عمارتون کے حالات درج ہین'
بہت بڑی کتاب' چودہ جلدون مین ہے۔ جو شخص اس کتاب کو دیکھتا ہے'
اوسکے دل مین انکی عظمت پیدا ہوتی ہے + سیموئیل درڈ صاحب کے

حالات بھی عجیب وغریب ہین، اِن کا باپ بہت ہی محنتی مزدور تھا۔ گرچہ اوسکو
اتنی وسعت نہ تھی لیکن اسپر بھی اپنے اوپر تکلیف گوارا کرکے انہین اور
انکے ایک اور بھائی کو ایک ایسے اسکول مین داخل کیا جسمین فی ہفتہ
آٹھ پائی فیس کی دینی پڑتی تھی+ ان دو لڑکون مین سے بڑا لڑکا
جسکا نام "جاینز" تھا، خوب جی لگاکر پڑھتا۔ لیکن ڈروڈ صاحب تو محض
نکمے اور شریر تھے، جو کچھہ انکی مان نے انھین لکھایا پڑہایا تھا، وہی تو انہون
نے سیکھا، باقی اسکول مین کچھہ بھی حاصل نہین کیا۔ سیواسے شرارت اور
کہیل کے، انکو کوئی دوسرا شغل ہی نہ تھا+ جب یہہ لڑکا آٹھہ برس کا ہوا، تو
مزدوری کرنے لگا اور روزانہ چار پیسے کما لاتا۔ مان کے مرجانے
کے بعد، تو اوسے اور بھی آزادی ملی۔ خوب چھوٹ کھیلا۔ جب
دس برس کا ہوا تو اوسکے باپ نے اوسے ایک موچی کے یہان کام سیکھنے
کے لئے بٹھلا دیا یہان اس لڑکے نے بہت تکلیفین اوٹھائین، چنانچہ وہ خود
راقم ہے کہ "جسطرح خندقون مین مینڈک رہتے ہین، اوسیطرح
مین وہان رہتا تھا+ اس لڑکے کی یہہ عادت تھی کہ باغون مین جاکر سیوے
توڑ لاتا اور چوری اور لوٹ کے کام مین سب شہری لڑکون کا
سردار بنا رہتا۔ جب یہہ سترہ برس کا ہوا، تو موچی کے یہان سے بھاگ
کھڑا ہوا اور لسبکاڈ شہر مین ایک موچی کے یہان نوکر ہوا+ اسکا بہائی

اسے ڈھونڈھتا ہوا، وہان پہونچا اور سمجھا بوجھا کر گھر واپس لے آیا + گھر پہونچکر
یہہ ڈاک گھر کا پیادہ مقرر ہوا اور اسکے بعد، پلاموتھہ شہر مین بوچی
کا کام کرنے لگا + اس شہر مین، اس شخص نے ایک بار گدکا کھیلنے مین انعام
بھی پایا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فن مین، اسکو اچھی مہارت حاصل
تھی + انگلستان مین، جو اسباب، غیر ملکون سے جہازون پر لدکر آتے
تھے اونکے اوتارنے مین، جہازوالون کو سرکاری ٹیکس دینا پڑتا ہے
لیکن اکثر دغاباز تاجر محصول سے بچ جانے کے لئے بدمعاشون سے مال
اوتروالیا کرتے ہین سیموئل ڈرو صاحب، اسطرح سے مال
اوتارنے مین بڑے چالاک اور ہوشیار تھے ایک دفعہ صاحب موصوف
آدھی رات کو، ایک چھوٹی سے ڈینگی پر سوار ہوکر جہاز پر سے خفیہ مال
اوتارنے گئے۔ اتفاق سے، طوفان نے اُنہین آگھیرا۔ ڈرو کے ساتھیون نے
بہتیرا ہاتھہ پانون مارا، لیکن ڈینگی کو کنارہ تک پہونچا نسکے اور کشتی سمندر مین
اولٹ ہی گئی + ڈرو کے کل ساتھی سیدھے، ملک بقا کو سدھارے، لیکن یہہ
مرتے مرتے کسی طرح بچگئے اور کنارہ پر جا لگے۔ کنارہ پر پہونچتے ہی بیہوش
ہوکر گر پڑے اور رات بھر وہین پڑے رہے، دن کو، لوگون نے انہین دیکھا۔
اسپتال لے گئے، بارے علاج معالجہ سے، انکے مردہ جسم مین، گویا جان آگئی
جس شخص نے ڈرو صاحب کی ان حالتون کو پڑھا ہے وہ سمجھ سکتا

کہ یہہ کس درجہ بگڑ چکے تھے - لیکن خیالات کے بدلجانے سے اور کوشش و سعی سے (اگر خدا کا فضل معاون ہو) انسان کہان تک بدل جاسکتا ہے، یہہ بھی انکے خاتمہ سے ظاہر ہے کہ یہی ڈرو صاحب، ایک نامی واعظ اور بہت بڑے مصنف ہوکر مرے!!!

موت کے پنجہ سے اسطرح چھوٹ جانے کے بعد ڈرو صاحب کی طبیعت کچھہ ایسی بدلی کہ ہمیشہ خاموش رہتے اور ہر وقت دل ہی دل مین کچھہ سوچتے رہتے۔ تھوڑے ہی دنون کے بعد انکے بھائی نے بھی قضا کی - ان سب واقعات نے ان کے دل پر کچھہ ایسا اثر پیدا کیا اور دنیا کی نوشبانی - اور لہو ولعب مین مشغول رہنے کی برائی، کچھہ ایسے بھرچھے طورسے، انکی سمجھہ مین آگئی کہ یہہ بالکل ہی بدل گئے۔ نئے سر لیے تحصیل علوم کا شوق، انکے دل مین پیدا ہوا - لیکن اتنے دنون کی غفلت نے اگلا پڑھا لکھا سب کچھہ بھولا دیا تھا، الف کے نام نے بھی یاد نہ تھا - انکے لکھنے کی حالت یہ تھی کہ انکے ایک دوست نے، انکے لکھنے پر یہہ پھبتی کہی ہے،، کہ ڈرو صاحب کا لکھنا - اور مکڑے کا پانون مین سیاہی لگا کر کاغذ پر رینگنا، دونون برابر ہین ڈرو صاحب، خود اپنا حال لکھتے ہین کہ ،، جیون جیون مین پڑھتا ہون، مجھپر میری جہالت کھلتی جاتی ہے اور تحصیل علوم کی خواہش تیز ہوتی جاتی ہے،،

مجھے اپنی ہی محنت سے روٹی پیدا کرنی پڑتی تھی، اسلئے مجھے تحصیل علم مین بہت کم وقت صرف کرنیکا موقع ملتا تھا۔ میرا اکثر یہہ دستور تھا کہ کھاتا جاتا اور پڑہتا جاتا+ جب مین نے لاک صاحب کی وہ تحریر جو اونھون نے عقل کے بارے مین لکھی ہے، پڑھی، تو میری آنکھین کھُل گئین۔ کل پست خیالات میرے دل سے دور ہو گئے۔ گویا مین دوسرا آدمی ہو گیا+" ڈر و صاحب نے صرف سات روپے سے کارخانہ شروع کیا۔ اب، چونکہ اون پر لوگون کو اعتماد ہونے لگا تھا، اسلئے انہین ایک سوداگر نے کچھہ روپئے قرض دیئے اس قرض کو، انہون نے فوراً ہی ادا کر دیا اور دل مین مصمم ارادہ ہی کرلیا کہ پھر کبھی کسی سے قرض نہ لونگا+ چنانچہ انکو بڑی بڑی تکلیفین پیش آئین، لیکن یہہ نیک مرد، اپنے اس نیک ارادہ سے نہ ڈگا پر نہ دگا+ صاحب موصوف نے ارادہ کرلیا تہا کہ آزادی۔ محنت اور کفایت، بس انہین تین ذریعون سے، روپے حاصل کرونگا+ چنانچہ خدا نے انکی مدد کی اور وہ اپنے اس ارادہ مین کامیاب ہوئے+

گرچہ ان کو، اپنی اوقات بسری کے لئے سخت محنت کرنی پڑتی تھی، لیکن پھر بھی اتنا وقت ضرور نکال لیتے تھے کہ علم ریاضی نو انجم فلسفہ، ایسے ایسے علوم کو حاصل کرین۔

دوکانداری اور تحصیل علوم کے علاوہ صاحب نے لوگون کو وعظ

کہنا بھی شروع کیا، پولیٹکل امورات پر بھی بحث کرنے لگے۔ اکثر بڑے بڑے عقلاء
انکی دوکان پر آن اسے بحث کرنے آتے اور اکثر ان کو بھی اون لوگون کے
یہان جانا پڑتا۔ اس سے انکا ہرا ہرج ہونے لگا۔ اکثر انکو آدھی رات
تک کام کرنا پڑتا۔ ایک دن کا تذکرہ ہے کہ یہہ اپنی کوٹھری مین بیٹھے کوئی
کام کر رہے تھے، کہ ایک لڑکا کھڑکی کے پاس آکر بولا "ارے چمار ارے
چمار! دن بھر تو دوڑا پھرتا ہے اور رات کو کام کرتا ہے،، انہون نے
نہایت گرمی سے جواب دیا "سچ بھائی سچ! ان شاء اللہ اب ایسا نکرونگا
۔ ڈرو صاحب راقم ہین۔ "اوس لڑکے کا یہ کہنا مجھے بالکل منجانب خدا معلوم
ہوا۔ چنانچہ مین نے آج کے کام کو کل پر اوٹھار کہنے کی عادت مطلق ترک
کردی،، ۔ انہون نے شادی کرکے امریکا چلے جانے کا ارادہ کیا
پہلے پہل انہین اشعار تصنیف کرنیکا شوق ہوا تھا۔ اور ابھی تک جو اشعار
انکی تصنیفات سے ہین موجود ہین، اون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ڈرو
صاحب کے دل مین دنیا کی بے ثباتی بہت زور آور طور سے ثابت
ہوگئی تھی۔ انھون نے کئی کتابین تصنیف کی ہین۔ اوسمین سے ایک کا نام
"روح کا بے جسم اور لازوال ہونا" ہے۔ یہہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے، اور
لوگ ابھی تک اسکی قدر کرتے ہین۔ انہون نے اس کتاب کو صرف دو سو
روپئے پر ایک تاجر کے ہاتھہ بیچ ڈالا تھا۔ اور دل مین خیال کیا تھا کہ مین بہت

نفع مین رہا لیکن اوسوقت اونکو یہہ معلوم نہ تھا کہ اوسی کتاب سے کتب فروشون
نے لاکھون روپے پیدا کیئے + شہرت نے، اون کے دل کو مغرور نہین بنایا
تہا اکثر وہ، اپنے مکان کے سامنے کی سڑک پر جہاڑو دیا کرتے اور وہان
سے کولا اوٹھا آتشدان مین رکہنے کے لیئے گھر لیجاتے - ایک
دفعہ انکے ایک معزز دوست نے انسے کہا کہ، یہہ کام آپ کی شان کے خلاف
ہے" انہون نے جواب دیا - کہ" جس شخص کو کولا اوٹھانے مین شرم آتی
ہو - اوسے آگ تاپنے مین بھی شرم آنی چاہیئے" + ڈاکٹر بوک صاحب نے
انکو نوکر رکھا + اس زمانہ سے انہون نے بڑی ترقیان کین چنانچہ وہ خود راقم
مین دو مین ایک بہت ہی نیچی حالت سے، سربلند ہوا - برابر میری بھی
کوشش رہی کہ میرے عزیز و اقارب عزت پائین اور معزز بنین -
اونہین، ایمانداری - محنت - کفایت شعاری - اور خوف خدا حاصل ہو
اور الحمد للہ کہ خدا میری کوششون سے خوش ہوا اور اوس نے میری
خواہشون کو پورا کیا -

ہیوم صاحب کے حالات بھی غور کے قابل ہین - انکی لڑکپن ہی مین
انکے والد نے قضا کی تھی - انکی ان نے منٹروس شہر مین ایک
دوکان کھولی - اور ہیوم صاحب کو ایک ڈاکٹر کے یہان طبابت سیکھنے کو

بٹھلادیا - صاحب نے طبابت کو خوب جی لگاکر سیکھا اور سند بھی حاصل کی + پھر ۱۸۰۳ء مین، جنرل پاول کے ساتھہ کام کرنے لگے - جن دنون مرہٹون اور سرکار انگلشیہ کے درمیان لڑائی ہو رہی تھی، اون دنون سرکار کو ایک مترجم کی ضرورت ہوئی، صاحب فوراً اوس کام پر نوکر ہو گئے - ہندوستان مین آکر اونہون نے یہان کی زبان بھی سیکھہ لی تھی - پھر یہہ فوج مین طبابت کے کارخانہ کے سردار مقرر ہوئے + ان سب کامون کو انجام دینے کے بعد بھی، ان کو اتنی فرصت مل رہتی تھی کہ وہ حیران تھے، کہ کون ساکام کیجئے، چنانچہ وہ کام اور بھی اونکے ہاتھہ لگا، یعنی وہ پوسٹ ماسٹر (ڈاکخانہ کے منتظم) اور پے ماسٹر (تقسیم مشاہرہ کے منتظم) بھی مقرر ہوئے کمسریٹ کا انتظام بھی، انھین کے سپرد ہوا، اس سے انہین بہت نفع ہوا - اور دس برس کے بعد اپنے وطن انگلستان، بہت دولت لیکر واپس ہو گئے + انگلستان پہونچتے ہی، صاحب نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے کل رشتہ دارون اور عزیزون کے لئے ایک معقول بندوبست کردیا. هیوم صاحب، کچھہ ایسے خود غرض اور نفس کے بندہ تو تھے ہی نہین کہ دولت مند ہو جانے کے بعد محض آرام طلبی مین، زندگی بسر کرتے انکے دل مین، اپنے ہموطنون اور دوسرے ملک کے رہنے والون کے حالات دریافت کرنے کی خواہش ہوئی + غرض سیاحی کرنے لگے

سنہ ۱۷۶۸ء مین جب سفر سے واپس آئے، تو پارلیمنٹ کے ممبر مقرر ہوئے اور چوبیس ۲۴ برس تک اس عہدہ کو انجام دیتے رہے۔ جب پارلیمنٹ مین کوئی ایسی بات پیش ہوئی جس مین خلائق کی بھلائی منظور ہو تو یہہ ضرور اوسمین پوری کوشش کرتے + اور جس بات کے پیچھے پڑ جاتے اوس مین اپنی پوری لیاقت کا استعمال کرتے + یہہ کچھہ فصیح البیان نہ تھے لیکن بہت صاف، سلیس اور واضح بولتے تھے + سٹیفنسبری صاحب لکھتے ہین کہ دنیا مین، اگر کوئی لوگون کے چڑہانے اور خلاف باتون کے کہنے سے ناراض نہین ہوتا تو وہ ہنیوم صاحب ہین، اکثر پارلیمنٹ مین غالب رائین انکی خلاف مین ہوتین، لیکن اوسوقت بھی اونکی باتون کا اثر ضرور رہتا۔ گرچہ لوگ ان پر مضحکہ کیا کرتے۔ اور اکثر کارروائی انکے رائے سے خلاف ہو جاتی اور کبھی مباحثہ مین وہ اکیلے ایک جانب ہوتے لیکن وہ اپنے کام مین برابر مستقل مزاج رہے اور کبھی ہمت نہ ہاری اور نہ اپنی امید ہاتھہ سے دی +

چوتھا باب

کاروباری آدمی

ابروباد ومہ وخورشید وفلک درکار اند	تا تونانے بکف آری وبغفلت نخوری
کارے کن ای فلان وغنیمت شمار عمر	زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے "جو شخص اپنے کاروبار مین محنتی ہے، اوسے دیکھنا! وہ بادشاہِ وقت کے بغل مین کھڑا ہوگا۔"

کاروبار مین ترقی کرنے کے لیے بھی، محنت اور استقلال کی اوتنی ہی ضرورت ہے، جتنی تحصیل علوم مین + یونانیون کا مقولہ ہے، "کاروبار مین ترقی کے لیے تین چیزین ضروری مین، مادہ محنت اور تجربہ" + ہان یہہ ممکن ہے کہ اتفاقات سے، کوئی شخص گھر بیٹھے مالامال ہوجا ئے، لیکن جسطرح وہ دولت

جو قمار بازی کے ذریعہ سے ہاتھہ لگتی ہے، انسان کے حق مین مضر ہوتی ہے
ویسے ہی وہ روپئے، جو کسی اتفاقی سبب سے ہاتھہ لگ جاتے ہین، سم
قاتل ہوتے ہین + لارڈ† بیکن اسی لئے لکھتے ہین، "نزدیک والا راستہ
اکثر گندہ اور میلا ہوتا ہے" اگر آدمی آرام سے جانا چاہے، تو اوسکے لئے لازم
ہے کہ صاف راستہ سے جائے اگرچہ اوسمین وہ اپنی منزل پر دیر ہی کو
کیون نہ پہونچے، کیونکہ اگرچہ تاخیر مین بظاہر تکلیف ہے، لیکن اصلی خوشی
اور عمدہ نتیجہ، کامل عمدگی اور سچی پاکی اور صفائی مین ہے +

ہر نوجوان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اوسکی خوشی اور ترقی خود اوسی پر اور
اوسکی کوششون پر منحصر ہے + نوجوان کو اس جملہ کے سوا اور کسی جملہ پر کان
نہین رکھنا چاہئے کہ، "تمکو آپ اپنے چلنے کے لئے راہ بنانی ہے۔ تمہارا
فاقون مرنا، یا عیش کرنا تم ہی پر منحصر ہے۔"

‡ ھیزلٹ صاحب کیا غلط لکھتے ہین کہ کاروباری آدمی ٹھیک

† لارڈ بیکن انگلستان کا مشہور حکیم اور نامی مصنف تھا۔ وہ فلسفہ، جسکا اصول تجربہ پر ہی
ایجاد ہے، کل یورپ اسکو اس فلسفہ کا موجد قبول کرتا ہے۔ بہت سے عہدہائے جلیلہ پر
ممتاز رہا ۱۵۶۱ء مین پیدا ہوا ۱۶۲۶ء مین مر گیا +

‡ ہیزلٹ انگلستان کے ایک موجد عیسائی کا لڑکا تھا۔ اسنے اپنی تمام عمر تحصیل علم اور کتابون کی
تصنیف کرنے مین صرف کی بہت بڑا نامی مصنف تھا ۱۷۷۸ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۳۰ء مین مر گیا

مثال ایک لیسے لڑکی سے، جو دن رات گاڑی مین جتا رہے ہے۔ اسکا بہت بڑے سے بڑا کام بھی بس اتنا ہی ہے کہ جس لیک پر رہے چلتے ہین اوس سے الگ نہون۔ بہت بڑے سے بڑے انتظام کے لیے بس صرف اسیقدر درکار ہے کہ آدمی اور قسم کے تصورات اور خیالات کو چھوڑکر، صرف نفع اور ضرر کی طرف متوجہ رہے!!" لیکن مین سمجھتا ہون کہ ان کی اس تعریف سے بڑھکر اور کوئی غلط تعریف نہین ہو سکتی۔ ہان اسمین بھی شبہ نہین کہ اکثر کاروباری بھی پست خیال کے آدمی ہین لیکن عالمون، قانون دانون اور مصنفون مین بھی تو بہتیرے پست خیال ہوتے ہین۔ برک صاحب نے کیا خوب لکھا ہے کہ مین نے تاجرون اور سوداگرون مین ایسے ایسے لوگون کو دیکھا ہے، جو منتظمان سلطنت کیطرح کارروائی کرتے ہین +

ہر بڑے کارخانے کے ثبات کے لیے یہ فرض ہے، کہ اوسکے منتظم کو اپنی لیاقت ہو کہ وہ اوس کارخانہ کے کام کو مستعدی سے انجام دے سکے اپنے ماتحتون کی تعداد کثیر پر ہمہ دم نگران رہے فطرت اور جبلت انسانی سے خوب آگاہ ہو۔ کھرے کھوٹے مین تمیز کر سکے۔ اپنی تعلیم آپ کرنے پر

برک انگلستان کا نامی فصیح البیان مصنف جسکی تحریر اور تقریر ہر دل عزیز ہے، شہر ڈبلن مین ۱۷۳۰ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۷ء مین مرگیا۔

ہر وقت مستعد اور آمادہ رہے، بیشک کاروبار کا اسکول کچھہ ایسا چھوٹا اسکول نہین ہے جیسا بہتیرے مصنف خیال کرتے ہین، مگر ہان جسطرح دنیا مین اعلے درجہ کے نیکون بھلے آدمیون - شاعرون - اولیار - اور شہیدون کی تعداد کم ہے، اوسیطرح بہت اچھے منتظم اور کاروباری آدمیون کی تعداد بھی بہت کم ہے -

کم فہمون کی ہمیشہ یہہ غلطی رہی ہے کہ عاقل اور ذہین لوگ، کاروبار کے انتظام کے لایق نہین ہوتے بلکہ کاروبار انسان کو غبی اور کند ذہن اور مخبوط الحواس بنا دیتا ہے مگر یہہ اونکی نری کج فہمی ہے بحقیقت مین کوئی پیشہ، انسان کو ذلیل نہین کرتا، بلکہ انسان خود پیشون کو ذلیل کرتا ہے اصل جتنے ایسے پیشے ہین کہ جنہین ایمانداری اور دیانت داری سے روپئے حاصل کئے جاتے ہین، وہ سب کے سب معزز ہین، خواہ انسان اوس مین اپنے دل سے کام لے خواہ ہاتھہ سے + ہاتھہ میلا ہو جاے تو ہونے دو، لیکن دل کو میلا نہین ہونا چاہئے، کیونکہ مادی چیزین، انسان کے جسم کو اسقدر سیاہ نہین کرسکتین، جسقدر بُری خصلتین اسکے قلب و روح کو - ہاتھہ کی سیاہی بہت آسانی سے زایل ہوجاتی ہے، مگر دل کی سیاہی تو خدا ہی کے دھوئے دُھل سکتی ہے -

تواریخ شاہد ہے کہ بہت بڑے بڑے آدمی مختلف پیشے اور کاروبار

بھی کرنے تھے اور اسپر اپنے اعلےٰ درجہ کے کامون مین بھی مشغول و مصروف رہتے تھے + † سولن ملک اتھنس کا بانی اور نامی حکیم اور ‡ تھیلس یہ دونون صاحب باوجود لیاقت مندی تاجر پیشہ تھے + افلاطون تیل بیچ بیچ کر اپنی زندگی بسر کرتا ॥ شیکسپیئر ایک تھیٹر کا منیجر تھا جوسر ¶ پہلے ایک سپاہی پھر ٹیکس کا کمشنر پھر جنگلون کا

---

† سولن یونان کا مقنن اور مشہور عاقل تھا اسنے یونان پر ایک زمانہ تک بہت عادلانہ طور سے حکمرانی کی تھی ۶۳۸ برس قبل سنہ عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ۵۵۹ برس قبل سنہ عیسوی کے مرگیا-

‡ تھیلس ملک یونان کا نامی حکیم فیثاغورث حکیم کا اوستاد یونانی فلسفہ کا موجد یہہ ایک بہت بڑا شخص گذرا ہے ۶۴۰ برس قبل سن عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ۵۴۵ برس قبل سن عیسوی کے مرگیا +

॥ شیکسپیر دیکھو صفحہ ۱۳

¶ جوسر - انگریزی شاعری کا موجد گذرا ہے - شہر لندن مین ۱۳۲۸ء مین پیدا ہوا اور ۱۴۰۰ء مین مرگیا +

انسپکٹر تھا † اسپینسر لارڈ ڈیپوٹی ایرلنڈ کا سکرٹری اور بڑا محنتی آدمی تھا ‡ ملٹن پہلے تو ایک اسکول کا ماسٹر تھا اوسکے بعد گورمنٹ کا سکرٹری مقرر ہوا۔ اوسکے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ بڑا کاروباری اور محنتی آدمی تھا ۴ نیوٹن ٹکسال گھر کا منتظم تھا، بلکہ سنہ ۱۶۹۴ع کا سکّہ خاص اسی کے اہتمام سے جاری ہوا تھا ۱۱ کوپر کو اسبات کا بڑا فخر تھا کہ مین ایک بڑا کاروباری اور محنتی آدمی ہون ۹ ورڈسورتھ ٹکٹ بانٹا کرتا تھا اور سر والٹر اسکاٹ ۳ کراکی تھا۔

---

† اسپنسر۔ انگلستان کا نامی شاعر، لندن مین سنہ ۱۵۵۳ع مین پیدا ہوا اور لندن ہی مین، سنہ ۱۵۹۹ع مین مرگیا۔

‡ ملٹن۔ انگلستان کا بہت ہی اعلے درجہ کا شاعر جسکی کتابین برابر کالجون مین پڑہائی جاتی ہین سنہ ۱۶۰۸ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۶۷۴ع مین مرگیا۔

۴ نیوٹن دیکھو صفحہ ۵۲

۱۱ کوپر۔ مشہور شاعر سنہ ۱۷۳۱ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۰۰ع مین مرگیا۔ اسکے اشعار سارے انگلستان کی درسی کتابون مین جاری ہین۔

۹ ورڈسورتھ انگلستان کا مشہور شاعر۔ سنہ ۱۷۷۰ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۵۰ع مین مرگیا۔

۳ سر والٹر اسکاٹ دیکھو صفحہ ۶۲

یہہ سب کچھہ ایسے معمولی لوگ نہ تھے، علم وفضل مین کامل انکی دانائی اور
حکمت کا شہرہ آج سارے جہان مین ہے +

مین اب بھی دیکھتا ہون کہ جو بڑے عقیل اور دانائے روزگار ہین وہ ضرور کاروباری اور محنتی ہین گروٹ صاحب جنھون نے ایک مشہور کتاب "تواریخ یونان" لکھی ہے، لنڈن کے بنک گھر کے منتظم ہین جان اسٹوارٹ مل صاحب ایسٹ انڈیا کمپنی کے آفس مین حساب کتاب کے جانچنے کو مقرر ہین - ان سب کی کل تعریفین جو زبان زد خلائق ہین اسوجہہ سے نہین کہ یہہ لوگ بڑے عالی خیال کے آدمی ہین، بلکہ صرف اسی وجہہ سے کہ انھون نے اپنے ہاتھہ کے کامونکو بخوبی انجام دیا -
عملی محنت، جب عقلمندی اور جوش سے کیجائیگی، تو ضرور ہمیشہ اپنا اثر پیدا کریگی + اسکی بدولت، انسان آگے چلتا ہے اور اوسکی ترقی ہوتی ہے اگرچہ یہہ مسلم ہے کہ، ہر کوئی یکسان ترقی نہین کرسکتا، لیکن پھر بھی لیاقت کے، ضرور سبھی ترقی کرسکتے ہین + اگرچہ ہر شخص پہاڑ

گروٹ انگریزی مورخ تھا - اسکی کتاب "تاریخ یونان" مشہور ہے - سنہ ۱۷۹۴ع مین پیدا ہوا - تاریخ وفات معلوم نہین ہے +

جان اسٹوارٹ مل - دیکھو صفحہ ۵

پہاڑ کی چوٹی پر نہین چڑہ سکتا، لیکن تب بھی ہر آدمی اتنا تو ضرور بلند جا سکتا ہے کہ دھوپ کھانا میسر ہو +

خلقت انسانی پر غور کرنے سے، یہہ بات یقینی اور بہت صحیح معلوم ہوتی ہے، کہ اس غافل ہستی کی ترقی کے لئے، ابتدا مین کچھہ تھوڑی ہی بہت مصیبت اور تکلیف بھی، ایک ضروری جزو ہے، غربت سے بسر کرنا اپنی محنت سے روٹی کمانی، چین و آرام مین رہنے، سب کام نے درد سر سے آپ ہو جانے، سونے کے لئے مخمل کا پلنگ ملنے سے کہین بہتر ہے کسی کام کو تھوڑی پونجی سے شروع کرنا۔ اوسکی ترقی کے لئے ایسا اکسیر ہے کہ اگر یہہ کامیابی اور ترقی کے لئے ایک دستور العمل مقرر ہو جاوے، تو بہت ہی بجا ہے ایک جج سے جب لوگون نے پوچھا کہ وکیلون کی ترقی کسطرح ہوتی ہے، تو اوس نے کیا خوب جواب دیا، کہ بعض لوگ تو اپنی ذہانت سے، اور بعض اپنے رشتہ دارون کی وجہ سے کامیاب ہوتے ہین، اور بعض تو نے سبب اور نے وسیلہ اور نے لیاقت کچھہ ایسی ترقی کرتے ہین کہ اونکی ترقی بالکل اعجاز ہی معلوم ہوتی ہے لیکن اکثر اور عموماً تو صرف اس وجہ سے ترقی کرتے مین کہ اونکے پاس عیش عشرت کرنے اور بیکار پڑے رہنے کو آٹھ آنہ پیسے بھی نہ تھے

کل شخصی اور قومی ترقی کی اصل جڑ محنت کی ضرورت پڑنی ہے انسان کے لئے بہت [illegible] اور کوئی بدبختی نہین ہو سکتی کہ اوسکی کل

خواہشین، کل امیدین پوری کردی جاوین، اور سے امید اور خواہش اور محنت
کرنے کا موقع ہی نہ رہا + مارکوئیس ڈی اسپائی نولا نے
سر ھوریس سے پوچھا کہ "تمھارا بھائی کیون مرگیا؟" اونہون نے
جواب دیا کہ "اوس بیچارے کو کوئی کام کرنے کے لیے نہ تھا اس لیئے
مرگیا" + صاحب نے سنا ایک آہ سرد کھینچی اور متعجب ہو کر کہا "کیا
یہہ ہمارے ایک بہادر جرنیل کے مارڈالنے کے لیئے کافی ہے"
اکثر لوگ جو تجارت اور کاروبار مین کامیاب نہین ہوتے، زمانہ کی
شکایتین کیا کرتے ہین + لارڈ ٹالبین صاحب لکھتے ہین "مجھکو حساب سے
سخت درجہ کی نفرت ہے" + بیشک اگر صاحب موصوف حساب سے
متنفر نہوتے، تو اونکی یہ نوبت نہ پہونچتی، کہ اونکے بڑھاپے مین اونکے
مداح اور بہی خواہ ، اونکی اوقات بسری کے لئے دربدر چندہ مانگتے پھرتے
بعض اپنے کو بدقسمت سمجھ لیتے ہین اور کہتے ہین "فلک کج باز میرے
سراسر مخالف ہے۔ یہان تک کہ ایک مرتبہ مین نے ایک ایسے ہی
حضرت کو کہتے سنا کہ اگر مین ٹوپی بنا کر بیچنے لگون، تو شاید دنیا مین کل آدمی

+ مارکوئیس ڈی اسپائی نولا۔ ملک اطالیہ کا مشہور جرنیل جو اس شہر مین ۱۵۶۹ء
مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۶۳۰ء مین مرگیا۔

پیدا ہوئے لگین"، + لیکن اگر غور سے دیکھا جائے، تو معلوم ہوگا کہ ایسے لوگ، عموماً اپنی ہی غفلت - بدانتظامی - فضول خرچی - اور کاہلی کے نتیجے بھگت رہے ہین + † ڈاکٹر جونسن جو اپنی جیب مین صرف تھوڑے سے پیسے لیکر لندن آئے تھے، اور جب ایک لارڈ کو خط لکھا تھا، تو اوسمین "آپ کا خادم فلان" کی جگہہ، "آپ کا فاقہ کش خادم جونسن"، لکھا تھا - یہہ لکھتے ہین کہ دنیا کی کل شکایتین غلط، اور بیجا تہمتین ہین - مین نے کبھی کسی لائق شخص کو محتاج اور پریشان نہین دیکھا + جہان کہین اور جب کبھی لوگ تباہ ہوئے ہین، تو اپنی ہی بدولت +

‡ واشنگٹن ارونگ امریکا کا نامی مصنف، لکھتا ہے کہ - لائق شخص اور کامیاب نہوا، یہہ جھوٹ ہے - اور کاہلون اور سست آدمیون کا ایسا کہنا، یہہ اونکی مکاری ہے - یہہ جھوٹ خلائق کو بدنام کرتے ہین - اگر وہ لائق تھے اور اونکی ترقی نہوئی، تو ضرور وہ سست و کاہل ہونگے + پختہ لیاقت والا اور تعلیم یافتہ آدمی دنیا کے بازار مین ہرگز ناخرید بیٹھا نہین رہ سکتا +

† جانسن - دیکھو صفحہ ۴۳

‡ واشنگٹن آرونگ - ملک امریکا کا مشہور مصنف تھا اسنے بہت سی مفید کتابین تصنیف کی ہین اور شہر نیویارک مین سنہ ۱۷۸۳ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا

مگر ہان کوشش شرط ہے - اور یون نے ہاتہہ پاؤن ہلائے ، گھر مین بیٹھے رہنے
اور چھت کے تختون کو کئی دفعہ گن ڈالنے سے توکچہہ بھی نہین ہوتا + اکثر
لوگ یہہ کہا کرتے ہین کہ گستاخ اور نڈر آدمیون کی تو ترقی ہوتی ہے اور
بیچارے سیدھے سادے ، شرمگین ، لائق لوگ محروم رہ جاتے ہین !! + لیکن
یہہ بھی اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اس قسم کے گستاخ آدمیون مین ، مستعدی اور
چستی کی ایک ایسی صفت ہوتی ہے ، جسکے بغیر نری لیاقت اور قابلیت ،
محض بیکار شے ہے - بھونکنے والا کتا - سو رہنے والے شیر ببر سے کہین زیادہ
مفید ہے - توجہہ محنت - درستی - خوش سلیقگی - وقت کا خیال -
چستی یہہ سب کی سب کاروبار مین ترقی کے لئے ضروری صفتین ہین - ہان
مین مانتا ہون کہ یہہ چھوٹی چھوٹی ، گران قدر اور پاکیزہ صفتین ، عموماً ہم
لوگون کی نظرون مین بہت ہی ہیچ اور ادنی معلوم ہوتی ہین ، لیکن حقیقتاً
انسان کی ترقی اور راحت کے لئے یہہ ضروری اسباب ہین + یہی وہ چھوٹے
چھوٹے اوصاف ہین ، جو بار بار کے برتے جانے سے آخرش انسان کی
طبیعت اور عادت ہوجاتے ہین - ایک فرد کیون ؟ بلکہ قوم کی قوم کا چلن
بھی ، ایسے ہی چھوٹے چھوٹے جزون سے مرکب ہوتا ہے + تواریخ مین ڈوب
کر دیکھو ! اور ہر قوم کی تباہی کی علت پر غور کرو ، تو تمہین پتا لگے گا کہ انہین
چھوٹی چھوٹی صفتون کے حباب سے اونکی کشتیان ٹکرا کر پاش پاش ہوگئین ہین

کچھ نہ کچھ کام اس دار العمل مین انسان کو ضرور کرنا ہی ہے اسلئے لازم ہے کہ ہر
کوئی کسی نہ کسی قسم کے کام کرنے کی لیاقت پیدا کرلے خواہ وہ انتظام
خانہ داری سے متعلق ہو خواہ تجارت کے کارخانے کا پھیلانا - خواہ سلطنت کا
انتظام کرنا ہو - سب ہی کام کام ہین -

چند آدمیون کے حالات جو جابجا اس کتاب مین بیان ہوچکے اوس سے ظاہر
ہوگیا کہ ترقی کرنے کے لیے محنت کس قدر ضروری شے ہے ! - اسلئے اب
دوبارہ مجھے اسکے ثابت کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی + اور بیشک یہہ
بدیہی ہے کہ محنت - خوش قسمتی کی جڑ ہے + درستی اور خوش سلیقگی بھی
ترقی کے لیے بہت ضروری صفتین ہین - بے شک سلیقہ مند آدمی اسبات
کا ثبوت ہے کہ اوسنے اچھی تعلیم پائی ہے سوچنے مین سلیقہ - بولنے مین
سلیقہ - انتظام مین سلیقہ - غرض ہر جگہہ سلیقہ ہی سلیقہ کی ضرورت ہے
انسان کو لازم ہے کہ جس کام کو شروع کرے اوسکو پورا ہی کر چھوڑے
کیونکہ ایک چھوٹے سے کام کا کامل اور تمام ہو جانا - وسعت بڑے کامون کے
ادھورے پڑے رہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے + سلیقہ درستی اور ہر کامون کو سڈول
طور پر انجام دینا - ان صفتون پر بہت کم توجہہ کی جاتی ہے + ایک بہت
بڑے عالم نے مجھسے کہا کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہین جو کسی ایک
واقعہ کو بھی سڈول طور پر اور سلیقہ سے بیان کر سکتے ہون ضرور مجھے نظر

کسر رہ ہی جاتی ہے + کسی آدمی کا ایک چھوٹا سے چھوٹا کاروبار بھی دیکھکر بہت اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے، کہ یہہ کیسا آدمی ہے + اگر وہ شخص لائق بھی ہے نیک چلن بھی ہے، لیکن بدسلیقہ ہے، تو اوسپر ہرگز اعتماد نہین کرنا چاہئے، اوسکا کام ہمیشہ دُہرایا جائیگا +

† چارلس جیمس فوکس کی ایک یہہ عادت تھی کہ وہ ادنی سے ادنی کام کو بھی پوری محنت سے انجام دیتے تھے + جب وہ سلطنت انگلستان کے وزیر مقرر ہوئے، تو اون سے کسی نے، اونکے بدصورت حرف لکھنے کی شکایت کی۔ اونہون نے فوراً ایک خوشنویس نوکر رکھا، اور بچون کی طرح حرف مشق کرنا شروع کیا۔ پھر محنت کیا کچھ نہین کرتی ہے! تھوڑے ہی دنون مین وہ خوشنویس ہوگئے + انہین چھوٹی چھوٹی باتون پر دھیان دینے سے، انہون نے اتنی بڑی شہرت حاصل کی۔

کامیابی اور ترقی کے لئے خوش سلیقگی ایک بہت ضروری چیز ہے اسکی بدولت بڑے سے بڑا کام آسانی سے تمام ہو جاتا ہے۔ خوش سلیقگی گویا ایک مین چیزون کا تہ بہ تہ چننا ہے، اچھا چننے والا بڑے چلنے والونے

---

† چارلس جیمس فوکس: انگلستان کا مشہور فصیح البیان اور مدبر سلطنت تھا۔ سکریٹری اوف سٹیٹ کے عہدہ پر بھی ممتاز رہا۔ ۱۷۴۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۰۶ء مین مرگیا۔

دونی چیزین، اکس مین رکھ سکتا ہے۔ کسی کام کو سلیقہ کے ساتھ کرنے کی بہت ہی آسان ترکیب یہ ہے کہ ہر ایک کام کو اوسی کے وقت مین کر ڈالین - دوسرے وقت کے لیے اوٹھا نرکھین سیسل صاحب کی عادت تھی کہ کبھی کسی کام کو ادھورا نہین چھوڑتے تھے کبھی ایسا نہین کرتے کہ میان! اسوقت رہنے دو کسی دوسرے وقت کرلین گے - اونہین کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ کھانے کا وقت ہو چکا ہے اور وہ کسی کام کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہین - آخر جب اوس کام کو پورا کر چکے، تو کھانے کو بیٹھے + ڈی وٹ صاحب کی بھی یہی راے ہے کہ ہر ایک کام کو اوسی کے وقت مین پورا کرلینا کامیابی اور ترقی اور خوش سلیقگی کی دلیل ہے - صاحب موصوف لکھتے ہین کہ اگر مجھے کہین خطوط روانہ کرنے ہوتے ہین، تو مین اوسوقت، سوا خط لکھنے اور اونکے روانہ کرنے کے، اور کسی کام کو خیال مین بھی نہین لاتا - اگر مجھے کوئی خانگی کام درپیش ہوتا ہے، تو مین اوسوقت، ہمہ تن اوسی مین مصروف رہتا ہون، یہان تک کہ اوسکو پورا ہی کرلیتا ہون +

ملک فرانس کے ایک وزیر سے، جو اپنے کامون مین بہت چالاک اور تیز اور ساتھ ہی تماشون کا عاشق زار تھا، جب لوگون نے پوچھا کہ بھائی!

+ ڈی وٹ ہالینڈ قوم کے بیچ ایک نامی سیاسی لایق گذرے ہین ۱۶۷۲ء مین انکو باغیون نے قتل کر ڈالا تھا

تم سے یہہ دونون کام کیونکر ہوسکتے ہین؟ تو اوسنے کیا خوب جواب دیا اور بہت صحیح جواب دیا "بھائی! مین آج کا کام کبھی کل پر نہین چھوڑتا۔ اسلیے سیر و تماشے، میرے کامون مین خلل انداز نہین ہوسکتے"۔ بڑے بڑے کامونکو خود مستعد ہوکر انجام کرنا چاہیئے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھارا کام پورا ہو اور سدھر جائے تو تمھین لازم ہے، کہ خود مستعد ہوکر اوس کام کو کرو! اور اگر تم اوسکا تمام ہنا نہین پسند کرتے ہو اور اپنے کامون کو اپنے سامنے، اپنے آنکھون بگڑتے دیکھہ سکتے ہو تو بیشک کسی دوسرے کے سپرد کرو۔

ایک کاہل زمیندار نے قرض سے پریشان ہوکر اپنی نصف زمینداری تو بیچ ڈالی اور باقی نصف زمینداری کو ایک کسان کے ساتھہ بست سالہ بندوبست کر دیا میعاد گزرنے پر اوس کسان نے زمیندار صاحب سے آکر کہا "جناب! اگر آپ کو منظور ہو تو اوس زمین کو میرے ہاتھہ بیچ ڈالیے"۔ زمیندار کو یہہ سنکر، سخت حیرت ہوئی اور کہا "بھائی! مین تو اپنی زمینداری کا انتظام خود نکر سکا، حالانکہ میری زمینداری تمھاری اسکی دونی تھی، مگر مین پریشان تھا، خرچ آمدنی سے کہین زیادہ تھا، مجبور نصف تو بیچ ڈالی اور نصف کا ترے ساتھہ بندوبست کیا، پھر تجھکو اوسی نصف مین، اتنا نفع کہان سے ہوگیا، کہ دو ہزار روپیے سالانہ دینے پر بھی اب اتنی لیاقت پیدا کرلی کہ اوس زمین کی خریداری کی خواہش کرتا ہے!!"۔ کسان نے جواب دیا، صاحب! بس فرق اتنا ہے، کہ

آپ نے اپنی زمینداری کو کہا کہ "جا" اور زمین نے اوسے کہا کہ "آ" آپ چپ چاپ اپنے آرام کے خیال مین بیٹھے رہے اور چیزین برباد ہوتی رہین - اور زمین، سویرے اوٹھا اور اپنے کام پر آپ نگران رہا" + سٹروالٹر اسکاٹ نے ایک نوجوان کو خط لکھا تھا کہ "بھائی اپنے وقت کو کبھی رائگان کرنا - جو کام کرنا ہو، اوسے فوراً ہی کرلینا چاہیے - اپنے کامون سے فرصت پا چکنے کے بعد، چین و آرام کرنا چاہیئے - اور پہلے ہی سے آرام اور تن آسانی کے خیال مین پڑے رہنا، ذوس کام سے دست بردار ہونا ہے + اور نتیجہ دست افسوس ملنا اور سر پیٹنا ہے، تمنے سپاہیون کی رجمنٹ کو روانہ ہوتے، تو دیکھا ہوگا - دیکھو! اگر پہلی صف، اچھی طرح نہین چلتی ہے، تو ضرور پچھلی صف والے پریشان اور ابتر ہوہی جاتے ہین - انکا آگے بڑہنا، انکی تیزی، اوس اگلی صف کے قدم بڑہانے اور اوسکی تیزی پر موقوف ہے + بس ٹھیک یہی حال کاروبار کا ہے - اگر ہاتہہ کا کام فوراً جلدی جلدی اور اچھی طرح یکے بعد دیگرے نہین کیا جائے تو پھر آخر کامون کا ہجوم ہو جاتا ہے - اور سب ملکر دبانا شروع کرتے ہین - اور پریشانی کا مقابلہ انسان کا دماغ تو نہین کرسکتا وقت کی پوری قدر کرنے سے انسان چستی کے ساتہہ ہر کام کو وقت پر کرتا ہے - ملک اطالیہ کا ایک حکیم وقت کو اپنی جایداد کہتا ہے، اوسکا قول ہے - یہہ وقت ایک ایسی جایداد ہے جسین بغیر تردد اور تلاش کے

کچھ بھی پیدا نہین ہوتا، لیکن اگر پوری کوشش کیجاوے تو کبھی کسی کو اونے پھل
دئے نہین رہتی، اور اگر یہہ بیکار چھوڑ دی جاوے تو اوس مین سوا کانٹون اور
بیکار درختون کے کچھہ بھی پیدا نہین ہوتا + وقت کو اچھی طرح سے استعمال کرنے
کا ایک بہت ہی ادنی سے ادنی فایدہ یہہ ہے کہ انسان بہتیری برائیون سے محفوظ
رہتا ہے، کیونکہ کاہل اور بیکار شخص کا دماغ، شیطان کی دوکان ہے - اوس
بیکار آدمی شیطان کا تکیہ + ہمارا مفید کامون مین مشغول رہنا - گویا زمین
کا زراعت سے آباد رہنا ہے، اور بیکار رہنا - اوس خوش آیند زمین کا
ویران اور خالی رہنا ہے - بیکار آدمی کے خیالات کے دروازے کھلے رہتے
ہین، اوس وقت لالچ - حرص وہوا، فوراً اوسکے دماغ مین آگھسنتی ہے
اور بڑے بڑے خیال، جھنڈ کے جھنڈ آنے لگتے ہین + سمندر کے
سفر مین، یہہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اوسی جہاز مین بغاوت پھیلی ہے
جنکے کارندے بیکار پڑے رہتے ہین، کیونکہ اوس بیکاری کے عالم مین شیطان اونکے
کان مین بھی پھونک دیتا ہے کہ چلو! کپتان کا کام تمام کر دو اور جہاز اپنا کر لو
اسی لئے ایک تجربہ کار کپتان کا یہ دستور تھا کہ جب جہاز مین کوئی کام
نہین ہوتا، تو مجبور، نوکرون پر تاکید کرتا کہ لنگر صاف کیا کرو -

کاروباری آدمی وقت کو دولت سمجھتے ہین، لیکن حقیقت مین یہہ بیش بہا
چیز دولت سے بھی کہین بڑھکر ہے + وقت کو اچھی طرح استعمال ترقی کا

باعث اور نیک چلنی کی بنا ہے + وہ ہر ایک گھنٹا جو کاہلی اور واہیات کام مین صرف کیا جاے، اگر اوسکو کوئی شخص اچھی طرح استعمال کر سکے تو اوسی ایک گھنٹے کی بدولت چند برسون مین ایک جاہل عالم اور ایک نِرا بیوقوف عقلمند ہو جا سکتا ہے + وقت اگر کامون مین صرف کیا جائے تو زندگی ثمروار ہو۔ اور بہت غلہ کاٹنے کی ایک اچھی فصل معلوم ہو + اچھے خیالات اور عمدہ تجربے۔ ہماری کوئی جگہہ نہین لے لیتے، انہین جہان چاہو لیتے پھرو ان سے کوئی تکلیف نہین پہونچتی۔ بلکہ یہہ غربت اور سفر کے مہربان رفیق، اور زندگی بھر کے ہمدم۔ اور دانا مصاحب ہین، اور لطف یہہ۔ کہ ان کی مصاحبت یا رفاقت مین، نہ تو ایک کوڑی کا صرف ہے اور نہ کوئی وقت + وقت کا اچھی طرح استعمال کرنا۔ بس آرام اور چین کے لئے موقع اور مہلت پانے کا بھی ایک طریقہ ہے، اور اسی کے ذریعہ سے انسان کسی قسم کا کاروبار پھیلا سکتا ہے اور اوسمین کامیاب ہو سکتا ہے اور پریشانیون سے بچ سکتا ہے + وقت کا ٹھیک حساب نہ رکھنے سے ہمیشہ کھلبلی پڑی رہتی ہے۔ اور پریشانی اور مصیبت سر پر کھڑی رہتی ہے۔ انگلستان کے مشہور سپہ سالار نلسن† نے ایکدفعہ کہا کہ میری ترقی صرف اسی وجہ سے ہوئی

† نلسن۔ انگلستان کا ایک بہت بڑا نامی جرنیل تھا اسکی فتحیابیون اور بہادری کا شہرہ ہے ۱۷۵۸ع مین پیدا ہوا اور فرانسیسیون سے لڑتے وقت گولی سے زخمی ہو کر ۱۸۰۵ع مین مرگیا

مین ہمیشہ ہر کام پر پندرہ منٹ پہلے سے تیار رہتا تھا +

جس طرح بعض دولتمند پہلے، دولت کی قدر نہین کرتے، یہانتک کہ جب دولت اونکے ہاتھ سے نکلنے لگتی ہے تب کہین نواب صاحب خواب غفلت سے چونکتے ہین۔ بس بجنسہ یہی حال اکثر لوگون کا وقت کے ساتھہ بھی ہے وہ وقت کو بیکار صرف کیا کرتے ہین۔ کیسے کیسے بیش بہا گھنٹے، گران قیمت مہینے، نایاب سال، اونکی آنکھون کے سامنے ضایع ہوتے ہین اور وہ غفلت کی نیند مین پڑے سوتے ہین، کچھہ خبر بھی نہین ہوتی!۔ اور جب اونکے مرنے کا دن آن پہونچتا ہے، تب وہ اپنے وقتون کو نیکیون اور بھلائیون سے معمور کردینے کا ارادہ کرتے ہین! مگر اب کیا ہوسکتا ہے؟ وہ مثل کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد" + جب بے پروائی اور کاہلی کی عادت پختہ ہوجاتی ہے۔ اور جب ہم اپنے ہاتھون کی باندھی ہوئی زنجیرون مین خوب جکڑجاتے ہین تو پھر اوسوقت اون زنجیرون کا توڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے، محنت سے ہم کھوئی ہوئی دولت پاسکتے ہین۔ بھولا ہوا علم حاصل کرسکتے ہین دوا۔ اور پرہیز سے، زایل شدہ تندرستی ہم پھر دیکھہ سکتے ہین لیکن "گم وقت، ہمیشہ کے لیے گم ہے"۔ سچ ہے، "گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین۔"

وقت کی قید انسان کو وقت پر کام کرنے کا عادی بنادیتی ہے + وقت کا لحاظ اور وقت پر کام کرنا۔ بادشاہون کے لیے اخلاق اور محمودہ صفت ہے اور

شریف آدمیون کا فرض ہے اور کاروباری آدمی کو اسکی ضرورت اور حاجت ہے + وقت کے خیال اور پابندی سے - انسان کو اپنے اوپر اعتماد ہوتا ہے، جو آدمی انتظار مین دوسرون کو پریشان نکرے، وہ بے شک اپنے وقت کی بھی قدر کرتا ہے اور دوسرون کے وقت کی بھی + غرض ہمارا وقت کا خیال اور لحاظ رکھنا اس امر کو ثابت کر دیتا ہے، کہ ہمکو دوسرون کی بھی تعظیم منظور ہے + یہہ ایک قسم کی دیانتداری بھی ہے، کیونکہ کسی سے ایک خاص وقت مین ملاقات کرنے کا وعدہ کرنا - یہہ بھی ایک قسم کا معاہدہ ہے، پھر جو شخص اس معاہدہ کو توڑتا ہے، وہ بے شک بے ایمان ہے اور ہرگز دیانتدار نہین - اور چونکہ وہ وقت دوسرے کا ہو چکا تھا اور اب یہہ، اوسکو اپنے مصرف مین صرف کرتا ہے، تو اسلیے وہ دغاباز بھی ہے اور ہرگز نیک چلن نہین + جس شخص کو اپنے وقت کا خیال نہین اوسکو اپنے کاروبار کا بھی خیال نہین رہتا - ایسون کے ہاتھہ مین ہرگز ہرگز کسی قسم کا کارخانہ سپرد کرنا نہین چاہیے + واشنگٹن + کا سکرٹری ایک دفعہ اپنے آفس مین، وقت معینہ سے کچھہ دیر بعد پہونچا - جب واشنگٹن نے اوس سے تاخیر کی وجہ پوچھی، تو اوسنے بھی جواب دیا کہ میری گھڑی کی چال کچھہ غلط ہو گئی تھی، اسلیے مجھے وقت کا ٹھیک پتہ نہ لگ سکا۔

+ واشنگٹن — ملک امریکا کا نامی سپہ سالار جس نے انگریزون سے لڑکر اپنے ملک کو آزاد بنایا۔ ۱۷۳۲ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۷۹۹ء مین مرگیا۔

واشنگٹن نے اوس سے کہا کہ بھائی! یا تم نئی گھڑی مول لو یا ہم نیا سکرٹری مقرر کرین! ورنہ ایسی چال سے تو کام نہین چل سکتا۔

جس شخص کو اپنے وقت کا خیال اور پابندی نہین ہے، وہ دوسرونکے آرام وچین کا بھی برباد کرنے والا ہے۔ ایسے آدمی سے جسکو سروکار پڑیگا وہ وقتاً فوقتاً ضرور خلجان مین پڑیگا۔ ایسا آدمی ہمیشہ ایک انتظام اور سلسلہ کے ساتھہ ہر کام مین دیری کرتا ہے۔ ایسا شخص اپنی بے قاعدگی مین بہت ہی باقاعدہ ہے۔ اوسکی بے ضابطگی مین بھی ایک ضابطہ ہے۔ اوسکو دعوت مین ہمیشہ کھانا کھانیکے بعد آنا ضروری ہے۔ اسے گاڑی چل چکنے کے بعد اسٹیشن پہونچنا چاہیے۔ اسے ڈاک روانہ ہونے کے بعد پوسٹ آفس مین روانہ کرنا لازمی ہے۔ غرض ایسے شخص کا ہر قسم کا کاروبار اسیطرح تہہ وبالا ہوجاتا ہے، اور جس شخص کو اس سے کچھہ بھی تعلق رہتا ہے وہ ضرور اوس سے ہمیشہ رنجیدہ اور پریشان رہتا ہے۔

یہہ معمول ہے کہ جو ہمیشہ عادتاً وقت کے بعد کام کرتے ہین وہ وقت کے بعد کامیاب بھی ہوتے ہین، اور دنیا انکو اوس گوشہ تنگ وتاریک مین پھینک دیتی ہے، جہان لوگ رات دن زمانہ ناہنجار کو کوسا کرتے ہین اور بخت اور قسمت اور تقدیر وفلک کجرفتار کو گالیان دیتے ہین

اگر آدمی اعلے درجہ کا کاروباری ہونا چاہتا ہے تو اوسے ان صفات کے

علاوہ، مضبوطی اور استقلال بھی چاہیے - اوسے اتنی چالاکی اور سمجھ بھی ہونی چاہیے کہ وہ وقت پر فوراً معلوم کر سکے کہ اس جگہہ کس ڈھب سے کام ہو سکتا ہے اور پھر فوراً اوسی ڈھب سے اوس کام کو مستعدی اور استقلال کے ساتھہ پورا کرلے + اس صفت کی ضرورت، خاص کر اون حالتون مین بہت ہوتی ہے، جن حالتون مین انسان کو خلق اللہ کی ایک جماعت کثیر پر حکمرانی کرنی پڑتی ہے، جیسے فوج کے سردارون اور بادشاہون کو + سپہ سالار کے لئے صرف بڑا جری اور لڑاکا ہی ہونا کافی نہین ہے بلکہ اوسکو کاروباری اور محنتی آدمی بھی ہونا چاہیے - اوسکو اتنی لیاقت ضروری ہے کہ وہ اتنا تو پہچان سکے، کہ کونسا آدمی، کس کام کے سپرد کیے جانے کی لیاقت رکھتا ہے اوسکو ضرور ہے کہ کل سپاہیونکی خوراک پوشاک اور ہر طرح کے آرام کا پورا خیال رکھے + یہہ صفت یوروپ کے دو سردارون مین تھی اور وہ بیشک اعلےٰ درجہ کے کاروباری آدمی تھے - ایک نیپولین دوسرا ولنگٹن + -

ولنگٹن - انگلستان کا نامی جرنیل جس نے نپولین سے بادشاہ کو واٹرلو کی لڑائی مین شکست دی + ۱۷۶۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۵۲ء مین مرگیا -

پانچوان باب

دولت کا اچھا اور بُرا استعمال

زر کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است	بلکہ زر می شود از صحبت نادان بدنام

اس دنیا کے بازار مین عقلمند اور دانا وہی ہے، جو روپئے پیدا کرنے کی ترکیبون سے واقف ہوگیا۔ جس نے روپیہ صرف پیدا ہی نہین کیا، بلکہ اوسے بعنوان شائستہ صرف بھی کیا اور اپنے حق دارون کے لئے چھوڑ بھی گیا + یہہ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا نے انسان کو صرف دولت ہی پیدا کرنے کے لئے بنایا ہے، مگر اسمین بھی شبہ نہین کہ دولت ایسی چیز نہین ہے، جسکو نفرت کی نظر سے دیکھین اور رہبانون کی طرح اوس سے علیحدہ رہنا، گویا سانپ کے زہر سے بچنا سمجھین + اسی دولت کے ذریعہ سے سیکڑون جسمانی آرام ہمین میسر ہوتے ہین - اسی دولت پر قوم کی قوم کی عمدہ حالت کا مدار ہے۔ جس قوم پر

افلاس جیا رہی ہو، کیا وہ کبھی معزز ہو سکتی ہے؟ جسمانی آرام کو جانے دو
انسان کے بہت ہی اعلی درجہ کے ملکوتی قوے بھی اسی دولت کی مدد و لت
شگفتہ ہوتے ہین ۔ شگفتہ ہی ہونا کیون، بلکہ اون قوی کا ظہور مین آنا بھی اسی
پر منحصر ہے + کیا سخاوت ۔ دیانت داری ۔ انصاف ۔ کفایت شعاری ۔ حسن
انتظام ایسی ایسی عمدہ صفتین، دولت کے بغیر نشو و نما پا سکتی ہین؟ مگر ہان،
مین اس سے بھی انکار نہین کر سکتا کہ اسی دولت کا جب بُرا استعمال کیا جاتا ہے،
تو سیکڑون صفات ذمیمہ ہمارے دلون مین پیدا ہو جاتے ہین، لالچ دغابازی
خودغرضی، بخالت، فضول خرچی، حق تلفی وغیرہ، اسی دولت کے بُرے
استعمال کے نتیجے ہین، لیکن اسمین، دولت کا کچھہ قصور نہین، آزاد انسان
ہر چیزون اور ہر قوتون کو بُرے اور بھلے، دونون طور پر استعمال کر سکتا ہے
وہ اون سے نیک اور بد، دونون قسم کے نتیجے حاصل کر سکتا ہے +

ہانری ٹیلر[1] صاحب فرماتے ہین، "کہ اگر انسان روپیہ پیدا کرنے ۔
اوسکو پس انداز رکھنے ۔ خرچ کرنے ۔ لین دین کے معاملے ۔ لوگون کو قرض
دینے، لینے اور وارثون کے لئے چھوڑ جانے مین پورا پورا کامل
نکل آئے اور کسی مدمین، کہین بھی لغزش نہ کھائے،

---

[1] ہنری ٹیلر ۔ ایک انگریزی پادری اور کئی کتابون کا مصنف تھا ۱۸۸۶ء مین مرگیا ۔

تو بے شک وہ قریب قریب کامل آدمی کے ہے

ہر آدمی پر فرض ہے کہ فراخ دستی اور فراغت حالی کے لیے مناسب کوشش کرے کیونکہ ایسا کرنے سے، اوسے جسمانی آرام میسر ہوگا اور یہہ جسمانی آرام وہ شئے ہے جس کے بغیر روحانی ترقیان ممکن ہی نہیں ہے" خداوند مکنت بحق مشتغل - پراگندہ روزی پراگندہ دل +" "فراخ دست انسان ہی، اپنے عزیز اور اقارب کے بھی کام آسکتا ہے - تو کیا اپنے عزیزون اور رشتہ دارون کی مدد نہیں کرنی چاہیے؟ اون کی مدد نکرنی تو گویا کافر بننا ہے + دوسرے یہہ کہ، لوگون کی نظرون مین بھی تب ہی ہماری عزت ہو سکتی ہے، جب وہ دیکھین کہ یہہ کسیکا دست نگر نہین بلکہ روز بروز دولتمندی کے میدان مین آگے ہی، بڑھتا چلا جاتا ہے -

انسان، جب منتظم ہوتا ہے اور جب اپنی چادر کے اندازے سے پاؤن پھیلاتا ہے تو اوسمین ایک بہت ہی عمدہ صفت حاصل ہو جاتی ہے، یعنی کہ وہ نفس کُش ہو جاتا ہے، اور یہہ نفس کشی وہ چیز ہے جسکے بغیر، انسان انسان ہی نہین کہا جا سکتا + جان اسٹولنگ صاحب فرماتے ہین تعلیم

† جان اسٹرلنگ انگلستان کا مصنف تھا اور اخبار ٹائمس کا مشہور اڈیٹر - اسکی سوانح عمری کو مسٹر کارل آیل صاحب نے نہایت عمدگی سے لکھا ہے، سنہ ۱۸۰۶ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا +

بہت ہی خراب کیون نہو، لیکن اگر اوسمین نفس کشی کی بھی تعلیم ہوتی ہو، تو یہہ تعلیم اوس تعلیم سے کہین اعلےٰ اور افضل ہے، جسمین ہر قسم کی تعلیم تو ہوتی ہو، لیکن نفس کشی کی نہین۔

پڑہنے والون کو ایسا خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ غربا اور مزدور بیے بڑی محنت سے دولت پیدا کرتے ہین، یہہ تو ضرور کفایت شعار ہونگے۔ لیکن نہایت تعجب اور کمال افسوس کی بات ہے کہ یہہ مزدور ہے تو اور بھی پرلے درجے کے فضول خرچ ہوتے ہین، اپنی ساری کمائی تاڑی شراب مین صرف کر ڈالتے ہین + پھر کیا ان مزدورون کی حالت کو کوئی قانون درست کر سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ جب تک وہ خود اپنے نفس کو اپنے قابو مین نہ رکھین۔

سموئیل اسمائلز صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے،، کفایت شعاری دور اندیشی، حسن انتظام، ہماری برائیون اور رہاوتون کے بہت ہی عمدہ مصلح اور کاریگر مین۔ اونہین اپنے دل کے گھر مین جگہہ دو! تمہین ہرگز جبر نہین معلوم ہوگا۔ جبر معلوم ہونے کا ذکر کیا! یہہ تو دنیا بھر کے قانونون اور ایکٹون سے کہین بڑہ کر تمہاری زندگی کی برائیون اور آفتون کی بہت ہی اچھی طرح اصلاح اور مرمت کرنے والے مین +

+ سیموائل اسمائلز۔ دیکھو صفحہ ۶

+ سقراط کا قول ہے،، جس آدمی کے دل مین یہہ خواہش ہے کہ وہ دنیا مین ایک تحریک پیدا کردے اور گویا ایک طرح کی ہل چل ڈالدے اوسے لازم ہے کہ پہلے خود اپنے دل کو متحرک کرلے پہلے خود اپنے کو اپنے قابو مین رکھنے کی قدرت پیدا کرلے تب البتہ اوس سے کچھہ ہو سکتا ہے

وہ فضول خرچ جماعت، جو اپنی ساری کمائی کو پھونک ڈالتی ہے ہمیشہ ذلیل اور خوار رہیگی، دوسرون کی نظرون مین اوسکی قدر تو کیا خاک ہوگی، وہ خود آپ اپنی نظرون مین ذلیل بنی رہیگی + مجھے حیرت ہے کہ کیا فضول خرچ کے دل مین یہہ خیال ہی نہین آتا کہ میرے مرنے پر میرے بال بچون کی کیا کیفیت ہوگی؟ کیا اونکی بھی مصیبتون کی مہیب تصویر کبھی اوسکی نظرون کے سامنے نہین کھینچتی!، مسٹر کوبڈن صاحب ‡ نے ایکبار مزدورون کی کمیٹی مین یہہ فرمایا،، دنیا ہمیشہ سے دو قسم کے آدمیون سے مرکب رہی ہے ایک تو وہ جو فضول خرچی مین ہمیشہ اپنا سرمایہ برباد کرتے ہین اور دوسرے وہ، جو کفایت شعار ہین + مگر تم

+ سقراط - دیکھو صفحہ ۶۳

‡ مسٹر کوبڈن - انگلستان کا تاجر اور پارلیمنٹ کا ممبر اور بڑا سیاح تھا شہر ڈنڈر فورڈ مین پیدا ہوا اور لندن مین ۱۸۶۵ء مین مرگیا -

اسکو یاد رکھو! کہ اس جہان مین جتنی پلٹن - سڑکین - جہاز اور کل وہ
چیزین ہین، جن سے ہم لوگون کو آرام ملتا ہے، بنی ہین، وہ کل اسی دوسرے
فرقہ کے آدمیون کی بنائی ہوئی ہین - فضول خرچ اور بے پروا ہمیشہ
انکے غلام بنے رہے ہین اور بنے رہینگے + بیشک، فطرت کا قانون
یہی ہے اور اگر مین یہ کہون کہ فضول خرچ اور لااُبالی آدمی کر سکتا ہے
تو مجھہ سا جھوٹا اور منافق کوئی دوسرا ہو نہین سکتا -

† مسٹر برایٹ صاحب نے بھی ایکبار مزدورون کی کمیٹی مین ارشاد
فرمایا" الحمد للہ کہ اب انگلستان کے ہر درجہ کے آدمیون مین دیانت
داری پائی جاتی ہے اور اب ہر کسی کے دل مین یہ خواہش پیدا ہوتی
ہے کہ بری حالت سے نکلو اور اچھی حالت کی طرف بڑہو مگر یہہ یاد رکھو
کہ ترقی صرف خواہش ہی سے نہین ہو سکتی، ترقی کے لئے یہہ تین چیزین ضروری
لوازمہ ہین،" محنت - کفایت شعاری اور برے فعلون سے بچنا
جب تک ہم ان پر عمل نہونگے، ترقی ہو نہین سکتی - ترقی کرنے کے
لئے کوئی نئی راہ نہین ہے وہی پرانی راہ جسپر اگلے چلے تھے، ہمکو بھی اوسی پر

---

† مسٹر برایٹ انگلستان کا تاجر اور پارلیمنٹ کا ممبر ۱۸۱۱ء مین پیدا ہوا اور ابھی تک
زندہ ہے +

چلنا ہوگا، دیکھو! انہیں مندرجہ بالا صفتوں پر کاربند ہونے کی وجہ سے آج انگلستان میں متوسط درجہ کے آدمی کثرت سے دکھلائی دیتے ہیں اور ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ ان صفتوں پر عمل نہونے کی وجہ سے انہیں انگلستان میں، امیروں اور غریبوں کے سوا، متوسط درجہ کے آدمیوں کا وجود تک نہ تھا + تم یہ کبھی نہ سمجھنا! کہ - گورنمنٹ یا کوئی قانون تمہاری حالت کو بدل سکتا ہے، مجھے بہت غور و فکر کے بعد یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تمکو آپ اپنی مدد کرنی چاہئے بس اسکے سوا کوئی دوسرا ذریعہ تمہاری ترقی کا ممکن نہیں ہے ''

کفایت شعاری سے صرف روپے جمع کرنا اور صندوقوں میں قفل لگا کر رکھنا، خزانہ کے سانپ کی طرح، رات دن اوسکی صرف حفاظت ہی کرتا رہنا - بیشک نہایت ذلیل کام ہے + اور اسمیں کچھہ شبہ نہیں کہ بخیل ہمیشہ ذلیل ہے! لیکن کفایت شعاری اس غرض سے، کہ زندگی آرام سے بسر ہو کسی کا دست نگر نہونا پڑے - بے شک ایک مردانہ کام ہے، اور اس نیت سے کہ عزیزوں، رشتہ داروں کے حقوق سے سبکدوشی ہو، قوم کی امداد کر سکوں، نہایت ہی اعلے بلکہ قابل تحسین کام ہے،

+ فرانسس ہارنر صاحب نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے کو یہہ

+ فرانسس ہارنر - ایک انگریزی مصنف تھا اسنے سیاست مدن پر کئی تحریریں

نصیحت کی کہ "اگر تم اپنی زندگی آرام سے بسر کرنی چاہتے ہو، تو کفایت شعاری کو فرض سمجھو + یہہ صفت اس قابل ہے کہ، ہر شخص اس سے موصوف ہو آزادی انہی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے + اور آزادی کا حاصل کرنا ہر ذی ہوش خصوصًا بلند حوصلہ انسان پر ایک بہت ضروری فرض ہے + " ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی چادر کے انداز سے پاؤن پھیلائے - بغیر اسکے دیانت داری محال ہے ، کیونکہ جو شخص اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے، وہ ضرور دوسرون کے سر کھیلتا ہے " باگرسنگی قوت پرہیز نماند + افلاس عنان از کف تقوی بستاند " + وہ حضرات ، جو چند روزہ عیش و عشرت مین ، اپنا کل سرمایہ خرچ کرڈالتے ہین ، اور اپنے حق دار عزیز و اقارب کا خیال تک دل مین نہین لاتے ، وہ پہلے تو اپنی عیاشی کے نشہ مین کچھہ ایسے بدمست رہتے ہین کہ ایک نہین سنتے ، لیکن جب گدائی کی ترشی اونکا سارا نشہ اوتار دیتی ہے ، تب اونہین اپنے افعال پر حسرت اور ندامت ہوتی ہے اور اب اگر اونہین اپنی دولت کی قدر و منزلت معلوم ہوتی ہے ، مگر "اب پچھتائے کیا ہوت ہین جب چڑیا چگ گئین کھیت "

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲

لکھی مین اور پارلیمنٹ کا ممبر بھی تھا - شہر اڈنبرا مین [illegible] مین پیدا ہوا اور [illegible] مین مر گیا +

یہہ فضول خرچ، اگرچہ فطرتی سخی بھی ہون لیکن انکی نے پروائی، انہین ایسا کوئین
جھکاتی ہے کہ آخر یہہ اپنی نظرون مین آپ ذلیل ہوجاتے ہین +

یہہ اپنی اچھی خاصی دولت کو، اپنے گرانمایہ وقت کیطرح، اک قلم پھونک
ڈالتے ہین + اور جب اونکی دولت، اونکی فضول خرچیون کے لیے کافی نہین
ہوتی، تو آخر اس موہومی امید پر قرض لیتے ہین کہ آیندہ ادا ہوجایگا - ادا
تو کیا خاک ہوگا، رہی سہی آزادی، کا تاج بھی چھن جاتا ہے اور آخر کو شرافت
سے بھی دست بردار ہونا پڑتا ہے + ایسے آدمی دنیا کے بڑے شاکی ہوتے
ہین - اور ہمکو تمکو اپنا دشمن سمجھ لیتے ہین، لیکن سچ پوچھو تو انکا کوئی بھی دشمن
نہین ہوتا، یہہ اپنے دشمن، آپ ہوتے ہین - جس شخص نے اپنے اوپر
رحم نکھایا، پھر اوسکا دوسرونکی رحمت اور شفقت کا امیدوار ہونا، محض بیوقوفی
ہے + وہ آدمی، جو حساب کتاب سے چلتے ہین، جو سنبھل سنبھل کر اور پھونک
پھونک کر قدم رکھتے ہین اکثر اونھین کی جیبون مین اتنے روپے پائے
جاتے ہین، جو کبھی کسی مصیبت زدہ کے کام آجائین، لیکن وہ حضرات،
جو شاہ خرچ کہلاتے ہین، وہ تو صرف نام ہی کے شاہ ہوتے ہین، ایک محتاج
کی مدد بھی اون سے نہین ہوتی +

اسمین شبہہ نہین کہ کوتہہ اندیشی ہی کی وجہ سے، انسان کاروبار
مین تنگدل ہوجاتا ہے - اور ایسون سے اس جہان مین کامیابی بہت

مشکل ہے + جسکی نظر ہمیشہ ایک ہی کوڑی پر رہتی ہے، وہ دو کوڑی کبھی نہین
دیکھ سکتا - ایک چھوٹے دانہ ہی کی تاک مین بیٹھنے والی چیونٹی - پہاڑ کو
کبھی خیال مین بھی نہین لاسکتی، یعنی، جو شخص دنائت پر کمر باندھتا ہے +
وہ اکثر مرتے دم تک دنی الطبع رہتا ہے، کبھی بلند نظر نہین ہوتا
اوسکی نظر صرف جزئیات ہی پر محدود رہتی ہے - کلیات کا تصور اوسکے
دل مین سما ہی نہین سکتا + بیشک، دیانت داری کی طرح، سخاوت بھی بہت
عمدہ پولسی (حکمت عملی) ہے + تواریخ مین ایسی مثالین بہت ہین، جن سے ثابت
ہوتا ہے کہ، دیانت دار اور سخی ہی ہمیشہ کامیاب رہے اور چل نکلے - اور
بخیل اور تنگ دل آدمی، موہنہ ہی دیکھتے رہ گئے، سچ ہے "جسکی
دیغ اوسی کی تیغ"،

خالی کیسہ، ہمیشہ سرنگون ہی رہتا ہے، اسیطرح، قرضدار کبھی سر بلند
نہین ہوتا، وہ لالچی بن جاتا ہے، وہ، اپنے مہاجن کا گویا غلام ہو جاتا ہے
اوسکی نظر ہمیشہ نیچی رہتی ہے، وہ، سچائی پر کبھی قایم نہین رہ سکتا، یہہ
مقولہ بہت ٹھیک ہے کہ، "قرض کی پیٹھ پر جھوٹھ کی سواری، یعنی قرض
کے ادا کرنے اور تقاضون سے بچنے مین، انسان کو اکثر وعدہ خلافی
کرنی پڑتی ہے، جھوٹھا وعدہ کرنا ہوتا ہے - پہلے ہی مرتبہ قرض لینا اور قرض دینے
والیکا احسانمند ہونا - بہت آسان ہے - لیکن جب انسان ایکمرتبہ قرض کا

بوجھہ اوٹھا لیتا ہے، تو دوسری دفعہ پھر اوسکا بوجھہ اوٹھا لینے مین اوسے کچھہ ہوک اور مضائقہ نہین ہوتا - اور آخر نوبت یہان تک پہونچتی ہے کہ وہ شخص قرض کے اوس جال مین پھنس جاتا ہے، جس سے ہزار کوشش کرنے پر بھی نکلنا دوبھر ہوجاتا ہے ٥ سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل + چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل + جیسے کوئی جب ایک جھوٹھہ بولتا ہے، تو اوس جھوٹھہ کو پایہ صداقت پر پہونچانے کے لیے، اوسے کئی جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑتی ہے اسیطرح سے، جو شخص ایک دفعہ قرض لیتا ہے تو پھر اوسے، اوس قرض کو ادا کرنے کے لیے مسلسل اور غیر متناہی قرض لینا پڑتا ہے + جانسن[†] صاحب نے قرض کے بارے مین کیا عمدہ مضمون لکھا ہے کہ - قرض لینے کے عادی نہ بنو یہہ تمہین صرف تکلیف ہی نہین دیگا، بلکہ مصیبت مین بھی پھنسائیگا اور غریب بھی بنا چھوڑیگا - اور تم جانتے ہو کہ اسی غربت کی وجہ سے، انسان بہتیرے نیک کامون کے کرنے سے مجبور رہ جاتا ہے - اسی غربت کی وجہ سے بہتیرے جرمون کا مرتکب ہوتا ہے، اسلیے ہرگز قرض نہ لو اور ہمیشہ اسکا خیال رکھو کہ غربت تمہارے پاس نہ پھٹکے - انسان کی کل خوشیون کا خون

---

† جانسن - دیکھو صفحہ ۴۳ -

کرنے والی بھی غربت ہے + جتنی مقدار تمہارے پاس ہو، اوس سے بہت کم خرچ کیا کرو۔ کفایت شعاری سے تمہین صرف چین و آرام ہی نہین نصیب ہوگا بلکہ تم سخی ہو سکتے ہو + جو شخص اپنی مدد نہین کر سکتا ہے، وہ دوسرون کی مدد کیا کر سکتا ہے! ہملوگ کسی کی مدد تب ہی کر سکتے مین، جب ہمارے پاس اپنے ضروری اخراجات سے فاضل سرمایہ ہو"

ہر شخص پر یہہ فرض ہے کہ وہ اپنے مصارف کو قلمبند کیا کرے + خرچ کا لکھہ لینا، کوئی بڑا مشکل کام نہین ہے اور اسمین بہت بڑا نفع ہے، کوک صاحب کا یہ مقولہ ہے "جب تک انسان کے اخراجات ہر وقت اوسکی نظر کے سامنے نہون، تب تک وہ حساب سے چل ہی نہین سکتا"

نوجوانون کو لازم ہے کہ جب کسی کام مین ہاتھہ لگائین تو اوسکو بعنوان شایستہ شروع کرین، کیونکہ کسی کام کو بعنوان شایستہ شروع کرنا ہی، گویا اوسمین نصف کامیاب ہو جانا ہے + بہتیرے جوانون نے اُسی غلط ابتدا کی وجہ سے، ایسی ٹھوکر کھائی ہے، کہ اونکی ہمت ہی پست ہوگئی "سالے کہ نکوست از بہارش پیداست" ابتدا ہی مین، کسی کام کا سجل اور سڈول

کوک۔ صاحب انگریزی مشہور فلاسفر تھا۔ یہہ موحد عیسائی تھا۔ اسکی تحریرین قدر و عظمت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین، ۱۶۳۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۰۴ء مین مرگیا +

ہونا، اوسکی آیندہ کی ترقیون کے بہت عمدہ آثار ہین۔

بہتیرے صرف نتیجہ ہی اوٹھانے کی فکر مین پڑے رہتے ہین اگلون نے اوس کام کو جس جگہہ سے شروع کیا تھا وہین سے شروع کرنا اونھین نہین بھاتا۔ بلکہ جہان پر اون بزرگوارون نے اوس کام کو ختم کیا تھا یہہ اوسی جگہہ سے اوسکو شروع کیا چاہتے ہین۔ اونکے دلمین یہہ خواہش ہے کہ محنت کے نتیجے آپ سے آپ حاصل ہو جائین، لیکن محنت کرنی نہ پڑے۔ ایک خدا سے جب لوگون نے پوچھا کہ جناب! آپ کے لڑکے اسقدر جلد کیون تباہ ہو گئے، اونکی تجارت مین ترقی کیون نہوئی تو اونھون نے جواب دیا ”حضرت! جب انسان ابتدا مین چنے چبا کر کسی قسم کا کارخانہ پھیلاتا ہے، تب انتہا مین پولاو قورمہ تک کی نوبت پہونچتی ہے یہ لڑکے ان حضرت نے پولاو قورمہ ہی سے ابتدا کی۔ اسی لئے انکی یہہ نوبت پہونچی۔

نوجوانون کی ترقی کی راہ مین لبھانیوالی اور للچانیوالی چیزون کا ہجوم ہوتا ہے جہان وہ کسی خواہش سے بھی مغلوب ہوئے، تو پھر قدم قدم پر ذلت اونکے آگے ہے۔ نفسانی خواہشون کی پابندی۔ نوجوانون کے دلون سے اوس فطرتی نور کو زایل کر دیتی ہے۔ جسکو خدا نے انہم لوگونکی بھلائی کے لئے اونکے دلون مین رکھا ہے۔ جسوقت تمھارا نفس امارہ تمھین برائیون کی ترغیب دے اوسوقت، تمہارا انہایت دلیری اور مستعدی

سے ایک نصیحت کا لفظ کہدینا، اون بُرائیون سے بچنے کے لیے بس ہے،
بُری باتون کے کرنے مین پس و پیش کرنا۔ بلا مین گرفتار ہوجانا ہے کیونکہ
اپنے حفظ ناموس کے بارے مین جو عورت پس و پیش مین پڑی تو
سمجھ رکھو کہ اوسنے اپنی عزت اور آبرو کھوئی + برائیون سے بچنے کے لیے
صرف دعاؤن سے کچھ نہین ہوسکتا۔ برائیون کو کماحقہ بُرا سمجھ لینا ہے
اون برائیون سے بچنا ہے۔ اب چاہو تم اوسے دعا کہو یا نجات خدا سے
دعا مین مانگنی اور منتین کرنی کہ وہ ہم سے برائیون کو چھوڑا دے، اور
پھر ہمت کر کے ان برائیون سے الگ نہونا۔ بڑی بے ادبی اور خلاف
تعظیم خداوندی بلکہ ایک قسم کا نفاق ہے + اس زندگی مین سیکڑون لبھانے
والی خواہشین اور خوش آیند چیزین، انسان کے سامنے آتی ہین پھر اونمین سے
ایک کا بھی تابع ہوجانا۔ اپنی ایک خوبی کو کھونا اور رفتہ رفتہ کمزور بننا ہے۔
اگر انسان، دلیری اور ہمت کر کے ایک بُری خواہش سے بچے، تو پھر اوسے
دوسری سے بھی بچنے کی جرأت حاصل ہوجاتی ہے۔ اور اسیطرح اگر
برائیون سے برابر بچتا چلا جائے تو آخر اوسکو برائیو نسے بچنے کی عادت ہوجاتی ہے
انتظام الٰہی یہی ہے کہ اس دنیا سے کل کاروبار، عادتون سے ہوا کرین۔

۱ هگ ملو صاحب لکھتے ہین کہ "مین منتری کا کام کرتا تھا۔

۲ هگ بز دیکھو صفحہ ۲۱۔

ایک دن اور میرے ساتھیون نے معمول سے کچھہ زیادہ کمایا۔ سبھون کی یہ رای ہوئی کہ آؤ آج اسکی خوشی مین سب کوئی ملکر خوب شراب پئین۔ مین بھی اپنے ساتھیون کی دیکھا دیکھی دو پیالے پی ہی گیا۔ گھر جو آیا، تو میری باتین بہکی بہکی ہوتی ہین، قدم کہین کے کہین پڑتے ہین، کتاب پڑھتا ہون تو حروف بھاگتے نظر آتے ہین، آنکھہ ہے کہ ٹھہرتی ہی نہین۔ مجھے اپنی اس حالت پر سخت ندامت ہوئی، دل مین مصمم ارادہ کیا کہ اب شراب کو کبھی ہاتھہ سے چھونگا بھی نہین۔ چنانچہ اس کامل ارادے سے مجھے بہت بڑا نفع ہوا۔ اور ابھی تک مین اپنے اوسی مصمم قصد کی بدولت (خدا کے فضل سے) اوس بُری بلا سے بچا ہوا ہون،، اسطرحکا قطعی فیصلہ انسان کو بُرائیون سے بچاتا ہے+ اگر صاحب موصوف دوسری مرتبہ شراب پی لیتے، تو پھر اوس سے بچنا مشکل ہوتا۔ اور اگر کہین اونہین اس کی عادت پڑ جاتی تو پھر معاذ اللہ منہا اوسکا چھوٹنا مشکل کیا بلکہ ناممکن ہو جاتا۔ خوئے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بمرگ پیش از دست،، شراب خواری جوانون کے حق مین زہر ہلاہل ہے+ † سر والٹر اسکاٹ انگلستان کا نامی شاعر اور قصہ نویس لکھتا ہے کہ شراب خواری اور کمال، ایک جگہہ جمع نہین ہو سکتے

† سر والٹر اسکاٹ۔ دیکھو صفحہ ۶۲۔

یعنی کاہل آدمی اور شراب کا عادی ہو، یہہ ممکن نہین + شراب - کفایت شعاری، تندرستی، ایمانداری، سب کو خاک مین ملاتی ہے

اگرچہ برائیون سے بچنے کا مصمم ارادہ کرلینا بعض حالتون مین بہت بہتر ہے، لیکن اصل یہہ ہے کہ جب تک خیالات نہین بدلتے، تب تک عادتون کے بدلنے کے لئے ہزارون کوششین کیون نہ کیجائین، سب نقش برآب ہین + اپنے اوپر فتح پانی اور اپنے کو اپنے قابو مین رکھنا، سب فتحیابیون سے بڑھکر ہے -

دولت کے بارے مین، سیکڑون مقولے اور بیسیون ضرب المثلین زبان زد ہین - لوگ کہتے ہین کہ "قطرہ مین قطرہ ملے تو دریا ہوجائے بوند ہی بوند تالاب بھرتا ہے" ع قطرہ قطرہ بہم شود بسیار + دانہ دانہ است غلہ درانبار" - جو کوڑی بچ رہی، وہ گویا ازسرنو ملی - جب تکلیف نہین، تو دولت بھی نہین - جب پیسا نہین، تو مٹھائی بھی نہین - کاہلی افلاس کی کنجی ہے - جسکے ہاتہہ ڈوئی ہا اوسی کا سب کوئی - سب خرچ کردو گے، تو بچاؤ گے کیا؟ رات کو بھوکے پیٹ سورہنا صبح کو قرضدار اوٹھنے سے بہتر ہے ع بہ تمنائی گوشت مردن بہ - کہ تقاضائے زشت قصابان ؎ صبح خیزی دلیل دولت ہے + اسی قسم کی ضرب المثلون مین دولتمندی کے اسرار مخفی مین، انہین جملون مین، اگلون کے تجربون کے نتیجے پوشیدہ ہین

حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہین "اے کاہل! مُسرف کا بھائی ہے، اے کاہل چیونٹی سے محنت سیکہ! جو شخص جاڑون کے خوف سے کھیت نہ جوتے گا ــــ وہ غلہ کیونکر کاٹے گا؟" بندہ شکم اور شرابی یہ دونون ضرور غریب ہونگے - کاہلی تمہین چیتھڑے پہنائیگی + دور اندیشی حاصل کرنی دولت حاصل کرنے سے کہین بہتر ہے + "شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید نبود وجہ بامداد انش" مور گرد آورد بتابستان + تا فراغت بود زمستانش

اگر آدمی محنتی اور کفایت شعار ہو، تو بہت جلد اوس حالت کو پہنچ سکتا ہے، کہ جسمین کسیکا محتاج نہو + ایک پائی کی کوئی حقیقت نہین ہے لیکن اگر اسی کو ہوشیاری سے صرف کرین، تو خانہ داری کے سیکڑون بکھیڑے سے نجات مل سکتی ہے + ایک مزدور جسکا نام ٹومس † رایٹ تھا شہر مینچسٹر کے گودام مین کام کرتا تھا - یکایک اس شخص کے دل مین یہہ خیال پیدا ہوا کہ سرکاری مجرم قید خانہ سے رہائی پانے کے بعد بھی نیک چلن نہین ہوتے اور اپنی بُری عادتون سے باز نہین آتے اگر کوئی

---

† ٹومس رایٹ صاحب - زمانہ حال کا ایک بڑا انگریزی مصنف ہے، اس نے بہت سی کتابین از قسم تواریخ ظرافت و جغرافیہ نگاری مین لکھی ہین ۱۸۱۰ء مین پیدا ہوا تھا -

ایسی تدبیر ہوتی جس سے یہہ سدھر جاتے! اُسے اس بات کا، اوسکو
بہت خیال رہا اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتا کہ، کسی طرح یہہ نیک چلن بنجائیں
یہہ شخص چھہ بجے صبح سے چھہ بجے شام تک برابر گودام کا کام کرتا تھا
آخر اسکی دیانت داری اور محنت نے، اسے گودام کا افسر بنا دیا + جو قیدی
جیلخانہ سے چھوٹتا اوسکو یہہ شخص اپنی فرصت کے وقت مین وعظ و نصیحت
کرتا + اسیطرح دس برس تک اونکی اصلاح مین اس نے سعی و کوشش کی
جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ تین سَو آدمی جنکا پیشہ محض چوری اور دغابازی تھا، محنتی اور
کام کے آدمی ہوگئے + اس شخص کی ماہواری آمدنی صرف اسّی روپئے کی تھی
لیکن کفایت شعاری کی بدولت، صرف اپنے کل رشتہ دارون اور عزیزون
ہی کی مدد نہین کرتا تھا، بلکہ بہتیرے غربا اور مساکین اس سے فیض پاتے تھے
اس شخص کی زندگی، اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اگر انسان محنتی اور
کفایت شعار ہو، تو وہ دوسرون کی مدد بھی کرسکتا ہے اور اپنی زندگی بھی
چین و آرام سے بسر کرسکتا ہے + دیانت داری کے ساتھہ جس پیشہ مین ہاتھہ لگاؤگے
اوسہی مین عزت پاؤگے، یا اب چاہے وہ موچی کا کام ہو یا درزی کا - لوہار کا کام ہو
یا جلاہے کا! + فوکو صاحب نے کیا خوب کہا ہے، کہ جن دیانتدار محنتیون کا

فوکو- ایک انگریزی مورخ اور پادری تھا اس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین - اس نے ڈی ڈی کا
خطاب بھی پایا سنہ ۱۶۰۸ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۶۶۱ء مین مرگیا -

ہیشہ دنیا کی نظرون مین ذلیل معلوم ہوتا ہے، او نہین ہرگز شرمندہ ہونا نہین چاہیے
شرم اونکو لازم ہے جو نکے ایمانی سے روپے کماتے ہون،، کالرڈ ٹنڈرٹن
ایک مرتبہ اپنے بیٹے سے ایک چھوٹی سی دکان کی طرف اشارہ کرکے
کہنے لگا۔ کہ میرے والد یعنی تمھارے دادا، اسی دوکان مین بیٹھکر ایک پیسے
مین لوگون کی حجامت بنایا کرتے تھے۔ اور اس جملہ کو انہون نے فخریہ طور پر
کہا + ایک شخص نے شہر لنیمس واقع ملک فرانس کے لارڈ پادری لبناب
فلیچر صاحب کو طعن سے یہ کہا کہ۔ آپ تو پہلے موم بتی بنایا کرتے تھے تو
انہون نے جواب دیا،، ہان بھائی! مین پہلے موم بتی ہی بنایا کرتا تھا
مگر خدا کا شکر ہے کہ ترقی کرکے اب اس رتبہ کو پہونچا ہون، لیکن اگر تم میری
حالت مین ہوتے۔ تو ابھی تک موم بتی ہی بنایا کرتے اور ہرگز ترقی نہ
کرتے۔

ک مسٹر پورٹر صاحب ایام طفولیت مین، ایک نہایت ہی غریب آدمی تھے
لوگون کے لیمپ کی چمنیان صاف کیا کرتے تھے، لیکن محنت اور کفایت
کی وجہ سے، آخر کو بہت بڑے امیر ہوگئے + ایک دفعہ

+ ٹنڈرٹن۔ دیکھو صفحہ ۱۳۔
ک مسٹر پورٹر۔ انگلستان کا ایک تاجر تھا سنہ ۱۷۹۲ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۵۵ء مین مرگیا۔

برنارڈ صاحب نے اون سے پوچھا کہ آپ کی ترقی کی اصل وجہ کیا ہوی ہے،
انہون نے جواب دیا کہ ـــ مین نے اپنے کسی گھنٹے اور کسی روپیہ کو بیکار اور
ضائع ہونے نہ دیا ـ

دولت حاصل کرنے کے لئے ہمت کی بڑی ضرورت ہے ⁺⁴ جان
فاسٹر صاحب لکھتے ہین " ایک جوان مالدار نے دو تین برس کے
عرصہ مین اپنی کل جایداد عیاشی اور فضول خرچی مین برباد کر دی اور بالکل
محتاج ہو گیا ـ جھوٹھے دوست بھلا ایسے وقت مین کب کام آتے ہین،
غمخواری کے بدلے، اوس سے نفرت کرنے لگے ⁺ جب وہ نہایت ہی محتاج
ہو گیا، تو اپنی آیندہ کی ذلت اور مصیبت کو خیال کر کے، باوجودیکہ جان کیسی
پیاری ہوتی ہے، اوسنے جان دینے کا ارادہ کیا اور دل مین ٹھان لیا
کہ چلو پہاڑ پر سے اپنے کو نیچے گرا دو ـ غرض خودکشی کا مصمم ارادہ
کر کے، وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گیا ⁺ وہان سے وہ کل بستیان، جو
ایک دن خاص اوسی کی تھین نظر آنے لگین، اونکو دیکھکر وہ دریائے تحیر مین ڈوب گیا
اور خیال کی بڑی بڑی لہرون مین پڑ گیا ⁺ گھنٹون کے بعد قوت فیصلہ نے
سہارا دیا، ہمت اور استقلال نے جو بازو پکڑے تو ساحل مقصود نظر آنے لگا

⁴ جان فاسٹر ـ دیکھو صفحہ ۵۲

خوشی کے مارے اوچھل پڑا اور کہنے لگا کہ مین پھر اپنی کل جائداد کا مالک ہونگا - یہہ کہکر نیچے اوترآیا اور چند مزدورون کو کوبلے اوٹھانے دیکھکر فوراً خود بھی اونکا شریک ہوگیا - جو کچھہ مزدوری ملی اوسمین سے تھوڑا تو خرچ کیا اور باقی کو رکھہ چھوڑا + اسی طورسے برابر محنت کرتا رہا، یہانتک کہ تھوڑے دنون مین اتنی حیثیت ہوگئی کہ اوسنے ایک چھوٹی سی تجارت شروع کردی اور بڑی کفایت شعاری اور محنت سے برابر سوداگری کرتا رہا + تھوڑے عرصہ مین بہت بڑا مالدار ہوگیا،، جان فاسٹر صاحب کہتے ہین کہ مین برابر اس شخص کی حالت کو بغور دیکھتا رہا + اوسنے اپنی کل جائداد پھر خرید کی اور چہہ لاکہہ روپئے نقد چھوڑکر مرگیا + بیشک اس شخص مین فیصلہ کرنے والی قوت تھی + انہین باتونکو وہ پہاڑ ہی پر سوچ رہا تھا اور بنے فیصلہ کئے وہان سے نہ ٹلا اور اوترا، تو ہمت اور استقلال دونو قیقون کو ساتھہ لیکر نیچے اوترا اور جو کچھہ وہان سوچا تھا وہی کر گذرا اسکی تجالت سے قطع نظر کرو، تو بیشک یہہ شخص تعریف کے قابل ہے اگر یہہ اپنے روپئے رفاہ عام مین صرف کرتا تو گتے فخر کے لایق ہوتا -

انسان کیسی ہی دیانتداری سے روپئے کیون نہ حاصل کرتا ہو لیکن جب اپنے روپئے سے لوگون کو نفع نہین پہونچاتا ہے، تو وہ بہت ہی ذلیل آدمی ہے + جوانون کو ہمیشہ اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ اونکی

جوانی کی کفایت شعاری، کہین بڑہاپے مین جاکر نجالت نہ بن جاے اور جو کام پہلے فرض اعظم تھا، کہین وہی گناہ عظیم نہ ہوجاے + دولت نہین، بلکہ دولت کی محبت سب گناہون کی جڑ ہے + دولت کی محبت انسان کے دل کو تنگ و تاریک بناتی ہے اور صفات حمیدہ کا نور اوسمین آنے نہین دیتی۔

جس شخص نے، اپنی ذاتی محنت اور کوشش سے، دولت حاصل کی ہو، وہ بے شک نہایت تعریف کے قابل ہے، مگر یہ یاد رہے کہ نیک چلنی، صرف دولت سے ہی حاصل نہین ہوتی، جس شخص کو ہمیشہ ایک ایک پیسے کا خیال رہتا ہے، وہ کبھی نیک کامون اور رفاہ عام مین اپنے روپے صرف نہین کر سکتا، وہ فی الحقیقت ایسے موقعون مین بہت ہی غریب ہوجاتا ہے + بے شک "تونگری بدل ست نہ بہ مال" بعض موقع مین ایک پیسا بھی دیدینا، خوش نیتی کی بدولت، اشرفی سے کہین زیادہ بیش بہا اور قابل قدر ہوجاتا ہے + مین نہین جانتا کہ اوس شخص کو دولت سے کیا فایدہ اور امارت سے کیا حظ ملتا ہے، جسکا کیسۂ زر تو بھرا ہوا ہے مگر ہمت ندارد، زمینداری تو وسیع ہے مگر دل تنگ، گھر مین تو بہت کچھ ہے مگر حوصلہ نہین ہمت نہین + بے شک غربت اور امارت، صرف دل ہی پر منحصر ہے۔

کوئی شکاری ایک تنگ منہ والے مٹکے مین تھوڑی مٹھائی ڈالکر چپکے سے جنگل مین رکھہ آیا + ایک بندر نے اوسے دیکھا کہ پاس جو گیا تو مٹھائی پائی، نکالنے کے لئے اوسمین ہاتھہ ڈالا اور مٹھی مین بھر کر ہاتھہ باہر نکالنا چاہا لیکن اب وہ نکلے تو کیونکر نکلے نہ مٹکے کا منہ پھیلتا ہے اور نہ وہ اپنی مٹھی کھولتا ہے - اوسے اتنی عقل نہین کہ مٹھی کھولدے مٹھائی سے ہاتھہ اوٹھائے اور اپنی جان بچائے - آخر کار شکاری آیا اور اوسے گرفتار کرکے لے گیا + ٹھیک یہی مثال اون لوگون پر صادق آتی ہے جو مال کی محبت مین پھنس جاتے ہین، یہان تک کہ وہ بڑا شکاری یعنی موت اونھین گرفتار کرلیجاتا ہے + یہہ مثال غور کے قابل ہے - اگر ہم برابر اسکا خیال رکھین کہ ہماری حالت اوس بندر کی سی نہ ہونے پائے تو سیکڑون بلاؤن سے بچ سکتے ہین

دولت کی تعریف مین لوگون نے بہت کچھہ مبالغہ کیا ہے لیکن سوچ کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جہان مین جتنے بڑے بڑے کام ہوئے وہ کچھہ دولتمندون ہی سے نہین ہوئے + دین عیسوی کے پھیلانیوالے سارے یورپ کی موجودہ تہذیب کے بانی - علوم و فنون کے موجد، اکثر غریب ہی تھے اور بعض تو ایسے تھے کہ صرف مزدوری پر اونکی اوقات تھی -

دولت اکثر اپنی ذاتی کوشش اور سعی کو روکتی ہے + اون امرا کے

لڑکون اور ملکیون کو دیکھو! جو بیٹھے بٹھائے سے اپنے دردسرا اپنے باپ
دادون کی میراث پاکر امیر بن بیٹھے ہین اور دولت اونکے حق مین نعمت
ہونے کے بدلے آفت ہوگئی ہے + ایسے مال مفت کے پانے والے
محض کاہل اور بیکار ہوتے ہین اور ہمیشہ اپنے گرانمایہ وقت کے ذبح
کرنے کی فکر مین رہتے ہین، اگر یہی دولتمند لڑکے اپنی دولت کا اچھا استعمال
کرین اور اپنی جوابدہی کا خیال رکھین تو انکی ذات سے کتنی بھلائی ہوسکتی ہے

اپنی قوم مین معزز ہونے کی کوشش کرنی ہر شخص پر فرض ہے،
لیکن صرف بگھی گھوڑے اور مصاحبون سے سچی عزت حاصل نہین ہوتی۔
نیک چلن غریب، بدچلن امیر سے لاکھہ درجہ زیادہ معزز ہے + زندگی
کی علت غائی، جسم، دل، دماغ، اور روح کی ترقی ہے، اور دولت
بھی وہی مفید اور ضروری ہے جو ان صفات کی معاون ہو + دولتمند
انسان، اعلے درجہ کی سوسائیٹون مین بے شک داخل ہوسکتا ہے
لیکن یہہ کچھہ ضرور نہین کہ وہان اوسکی عزت بھی ہو + سیکڑون ہزار ملک
ایسے پاؤگے جنکی، عقلمندون مین کچھہ بھی عزت نہین ہوتی! اسکی وجہ
یہی ہے کہ وہ صرف ایک طرح کے خزانچی یا کیسۂ زر تصور کئے جاتے ہین

اپنی قوم مین معزز ہونا۔ لوگون کی دلون پر حکمرانی کرنی، یہہ کچھہ ضرور
نہین کہ دولت ہی سے حاصل ہو، بلکہ یہہ فخر نیک چلنی، تجربہ کاری۔

اور مفید خلایق ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔

چھٹا باب

اپنی تعلیم آپ

تا خود از خویشتن نیاموزی — مدہ سود پند لقمانت
خود اگر پند و جہہ خیر بدی — جائے بوجہل کے بدیر بدی

دنیا مین دو طرح پر تعلیم ہوتی ہے، ایک تو دوسرون کے ذریعہ سے جسکو سب کوئی جانتے ہین – اور دوسری جو بہت ہی اعلے اور بغایت مفید ہے، وہ تعلیم ہے۔ جو انسان اپنی آپ کرتا ہے ؎ (گبن)

کیا کوئی ایسا بھی ہے جو مصیبت اور تکلیف سے ہر انسان اور طوفان سے ڈرتا ہے اگر کوئی ہے، تو وہ سمجھ رکھے کہ اوس سے کچھہ بھی نہ ہوگا - کیا کوئی ایسا بھی ہے جو اپنی فتحیابی کے لئے کمر بستہ ہے، اگر کوئی ہے تو اوس سے کہدو کہ وہ ضرور کامیاب ہوگا" (جان ہنٹ) ؛

عقلمند اور کام کے آدمی مشکلون پر کسی نہ کسی وقت تک ضرور فتحیاب ہوہی جاتے ہین لیکن سست اور کاہل ہمیشہ اپنے دل کے گڑھے ہوئے موانعات سے ڈرتے اور کانپتے رہتے ہین اور ایک ہلکی سی ٹھوکر سے بھی بلبلا اوٹھتے ہین - کاہل اپنی کاہلی اور نامردی کی وجہ سے ایک آسان سے کام کو بھی غیر ممکن بنا دیتے ہین

انگلستان کا ایک نامی شاعر اور قصہ نویس سر والٹر اسکاٹ † لکہتا ہے کہ تعلیم کا وہ دوسرا حصہ یعنی آپ اپنی تعلیم کرنی بہت ہی تعریف اور قدر کے قابل ہے - بنجمن بورڈی ‡ ہمیشہ اس بات کا فخر کیا کرتا تہا کہ مین نے اپنی تعلیم آپ کی + فی الحقیقت جتنے ایسے گذرے ہین جنہون نے کسی علم و ہنر مین پوری لیاقت حاصل کی تہی وہ سب کے سب اپنی تعلیم آپ کرنے والے اور خود اپنے کو آپ سکہلانے والے تہے + اسکول کی تعلیم ایک ابتدائی تعلیم ہے اور اوس سے صرف اتنا نفع بیشک ہوتا ہے کہ آدمی کو محنت کرنیکی عادت بڑہجاتی ہے + جو کچہہ ہم دوسرے معلمون کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہین اوس سے

† سر والٹر اسکاٹ - دیکہو صفحہ ۶۲

‡ بنجمن بورڈی - ملک فرانس کا ایک مصنف تہا شہر پیرس مین سنہ ۱۷۴۳ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۹۴ع مین قتل کیا گیا -